بعین عون فضل معین مطلق

اندرین ایام مبارک انجام باحسن تصحیح وابلغ انصرام باہتمام

تمام کتاب ذوق افزای قلوب اہل دین مسمّیٰ بہ

محبوب المسترشدین

معروف بہ

انجاح القلید

بتحشیہ و تصحیح و تکمیل طالب الطاف رحمانی ابو الجمیل

معین الدین محمد عبد الجلیل نعمانی رامپوری

در مطبع خاص عشن الاخبار زیور طبع یافت

ن وہ بادشاہ عرش منزل
ن وہ مظہر اوصاف قیوم
ن باقی بقائے ذات سبحان
ن اوسکی تمجید خدا ہی
یفہ وہ خدای پاک کا ہی
ہیر فضل و انعام خدا ہے
ن ہی نور سے اوس کی منور
یہین رحمۃ للعالمین ہی ہے
ات لدنی لاتا ہے
ن اخلاق سارے ہوبہو ہین
ی امداد و تلقین نبوت
ی انداز رحم مصطفائی
ی غمخواری بیگانہ و خویش
یا ہو دیکھنا حضرت کے احوال
صلی اللہ علیہ وسلم
یہ کی کتابوں کو پڑھا د
ت سے علوم ظاہری بے
ویندہ کو جب ہو نیاز
ن اوسکا معانی مین ہے اعجاز
مفتاح اسرار بلاغت

کہاں یہ خاکسار مضطر دل
کہاں یہ بے اثر فانی موہوم
کہاں فانی و فنا سے وصفِ امکان
ثنا اوسکی ثنائے کبریا ہے
پیارا صاحب لولاک کا ہی
ہماری واسطے وہ واسطہ ہے
تمام عالم پہ ہی وہ سایہ گستر
زمان ممنون اوسکا اور زمین ہے
جمیع آثار و اوصاف اوسکے
وہی اشفاق حضرت ہوبہو ہین
وہی اعجاز و آئین نبوت
وہی عادات و رسم اجتبائی
وہی دلداری ہر یار و درویش
تو آکر دیکھ لے حضرت کے احوال
مد ظلہ العالی
محقق ہی جو کچھ اوسمین لکھا ہی
لکھوں تتمہ جو سحر سامری ہے
ہوا پیدا نہ اب کا کشف راز
بلاغت بات سے اوسکی سرفراز
وہی مصباح انوار بلاغت

کہاں ممدوح وہ ذات قدم کا
کہاں وہ شان جامع حضرت حق
کسے مقدور ہی حمد الہی
نہ ممکن ہے ثنا ہی ذات باری
وہ نائب خاص ہی ختم الرسل کا
خدا ہی وہ پیغمبر خدا کا
امانِ خلق ہی ظل اوسکے
عنایت اوسکی ہی سب پر برابر
وہ شفقت جو کہ تھی خیر الوری مین
وہی طور ہدایت مجتبائی
وہی آثار و انوار رسالت
وہی اعمال اور اقوال و علوم
وہی اوصاف پیغمبر بعینہ
یہ مانا ہم نے ہی تو صاحب حال
مگر دیکھا نہین سب ہی شنیدہ
تو ہی تجسیم کتاب آسمانی
مفسر ہی کلام کبریا کا
بیانِ مختصر الفاظ مجمل
بیان جو ہم کریں آیات کی تفسیر

کہاں محبوس یہ قید عدم کا
کہاں یہ ہالک و معدوم مطلق
لکھے اوصاف جو اوسکو کماہی
نہ اوسکو وصف حق کی حقگذاری
وہ ہی قیوم عالم جزو کل کا
خلیفہ ہی وہ نائب مصطفی کا
فراز مسند ایکر تابہ ملا ہے
وہ عین جام رحمت کا ہی مظہر
وہ رحمت تھی جو ختم الانبیا مین
وہی طرز عنایت مصطفائی
وہی اسرار و انوار جلالت
وہی احوال اور اشغال علوم
صفات خالق اکبر بعینہ
موافق ہین سے سنت کو افعال
شنیدہ کو بود مانند دیدہ
ہوا معجز جسکی الفاظ و معانی
محدث ہی حدیث مصطفی کا
مطول معنی و مطلب مفصل
فرشتہ جسکو آمین ہی تحریر

کرے تقریر گر اوسکی معلم
کنایہ اوسکے حلال قایق
علوم دینیہ کا حق ہی جیسا
کوئی ایسا نہین ہندوستانمین
ذکاوت نام ہی جسکی فدا ہی
سنبھل الہی کلک معنی شوق قرآن
ابد کا ناز جسکی ابتدا ہے
رفیق بادہ خوار عرش منزل
زبان حق لب اعجاز نما ہے
مشیر خاص ذو المنن ہے
انیس خلوت ذات الہی
دبستان ولایت کا ہو اوستاد
نہ تھا مدنظر لا اعدم ہے
بنا ڈالی جو مقصد دو جہانکی
ظہور مظہر جامع ہو مقصود
علوم دینیہ کا نسبت فیض
او بے آنچ جو اس آستانہ پر
علوم باطنی کا کچھ بیان ہو
وہ نور شمع جمع اولیا ہے

تونہین ہو اہل فطنت طبع سالم
اشارہ ہو اوسکو کشف حقایق
ہین یون تو ترجمان [illegible]
کرے جو حق ادا لطف بیانمین
فطانت جسکی خاک نقش پا ہے
کہ ہو توضیح اسم اعظم پاک
بدایت جسکی فخر انتہا ہے
تماشیر صبح شیشۂ دل
اگر سنگ ہو تو بو منطق گوا ہے
جہان ہو نہین وہ صدر انجمن ہے
رفیق حضرت رحمت پناہی
حمایت سے ہی اوسکی عالم آباد
صمد کو واسطہ ذات صنم ہے
نہ کہانی شان ہر کون و مکانکی
لوائے حمد کا صاحب تھا محمود
بقائے ذات والا کعبۂ فیض
جہکائے صدق سے جو سر بہا ہے
زبان حق اگر میری زبان ہو
فروغ بزم گاہ اصفیا ہے

اونہونکو بھی تدارک ہی نتا مین
نہین منہ ہو سنا مین آجکو دن
خصوصا علم تفسیر و معانی
سوا اک ذات پاک فیض مطلق
بہار گلشن تحقیق ہے وہ
جہان جسکا طفیلی ہو ازل سے
حبیب خالق کونین و یکجا
محبان خدا کا قرۃ العین
نظر ہی بانگاہ چشم رحمان
مریض لطف غمخواران الفت
شہ اقلیم فیض کعبہ باہی
سبب علوم فیض عیانکا
ازل سے لیکے فیاض قدم نے
ارادہ مین لطاہر تھا کوئی اور
لوائے حمد کی صاحب کا مطلوب
یہ ادنی معجزہ ہو خاک درکا
مراد دل جو ہو باطن کا ارمان
کرون منظوم کیا مین اوسکے حالات
چراغ رحمت حق کا ضیا ہے

مشکل جب ہزارون غوطہ کھایا
کوئی جبر ہے اداے حق ہو ممکن
حدیث و فقہ اور علم معانی
امام و مقتدائے خلق برحق
گل گلدستۂ تدقیق ہے وہ
نیابت جسکو فیض لم یزل سے
ضیاء شمع بزم لو مع اور
ولایت کا مقام قاب قوسین
اشارہ پا ہمام قوم یزدان
دوائے درد بیماران الفت
امیر الملک ختم الانبیا ہے
یہانتک سلسلہ خلق جہانکا
حفیظ النسب ہستی عدم نے
مراد حق تعالی تھا کوئی اور
ہمارا مشتیوا تھا حق کا محبوب
نمونہ فیض باطن کی اثر کا
تصدق ہو خدا ہو اوسپہ قربان
مثل مشہور ہو [illegible]
گلستان کرامت کا صبا ہے

از ابتدا حضرت آدم علیہ السلام ۱۲ عبد الجلیل

…سبز گلستانِ طریقت
گلِ تر گلشنِ فیضِ حقیقت
وہ صدرِ صفۂ اہلِ صفا ہے
وہ بدرِ قبۂ اہلِ وفا ہے

…یکتا گوہرِ درجِ ولایت
وہ یکتا اخترِ برجِ عنایت
وہ خورشیدِ سمائے اجتبا ہے
وہ موجِ بحرِ فیضِ مصطفیٰ ہے

…یکتا نخلبندِ گلشنِ حق
وہ ہی نافہ کشائے گلبنِ حق
اگرچہ سترِ وحدت جوش زن ہے
مگر حفظِ ادب مہرِ دہن ہے

…تا پاسِ شرعِ احمدی کر
تو کہتا شان میں اوسکی مفتخر
نعم کی تو قسم ہو اوسکو سر کی
صفت مازاغ ہو اوسکی نظر کی

…نظر و خطا حق ہو اوسکو
لقب حق سے دیا نطق ہو اوسکو
اوسکی شان میں لولاک حق ہو
اوسکو واسطی کل ما خلق ہے

…وشن اوس سے خورشیدِ جہاں تاب
منور نور سے اوسکے ہو مہتاب
وہ ہو شاہنشہ اسرارِ لاہوت
وہ ہی فرمانروائے بزمِ ناسوت

…منبرِ اہلِ سعادت
نقیبِ لشکرِ اہلِ سیادت
وہ ہو عنوانِ دیوانِ فتوت
وہ ہی سلطانِ ایوانِ فتوت

…ہو برہانِ اہل اللہ بر حق
وہ ہو سلطانِ حب اللہ بر حق
نہ تنہا حجتِ اہلِ زمین ہے
وہ فخرِ عرش و چرخِ برین ہے

…اولیا مقصودِ عالم
وہ فخرِ اصفیا محمودِ عالم
تجلی اوسکو در کی مشعل افروز
خیالِ طوفِ کعبہ معصیت سوز

…اوسکا خاکروبِ آستان ہے
لقب اوسکا بجا شاہِ جہاں ہے
نظر اوسکی عنایت کی ہو جسپر
تفوق اوسکو ہو شاہِ زمان پر

…جسکو ہو اوس کی میسر
ہے عالمگیر کا رتبہ میں ہمسر
غلط جسکو نیاز خاندانہ
ہو ذرہ ہو وہ سلطانِ زمانہ

…سلاطینِ جہانپر بلکہ ہو فوق
غلامی کا گلے میں اوسکے ہو طوق
سگانِ آستانِ شیرانِ ولایت
نہو جنبش راندن لاکھوں کرامت

…بارگاہِ یزدان و محل ہے
جہاں وہ مہبطِ فیضِ ازل ہے
جو خادم آستانِ پاک کا ہے
وہ شاہنشاہ ہفت افلاک کا ہے

…مقام و حال ادنیٰ خادموں کا
بیان میں آ نہیں سکتا ہو اصلا
مقامِ جمع میں تفریق حاصل
مقامِ تفرقہ میں جمع کامل

…جلوہ بخش خفا ہے
خفا رمزِ تجلی خدا ہے
تجرد عینِ تفریدِ فنا ہے
تفرد عینِ تجریدِ بقا ہے

…میں کوئی مست و مدہوش ہے
کوئی ہو وجد او غلبہ میں خاموش
کوئی ہو سکر میں صاحی ہو افضل
کوئی ہو صحو میں ساکر ہو اکمل

…علم الیقین سے …
کوئی عین الیقین سے کاشفِ راز
کوئی حق الیقین سے بہرہ ور ہے
شہود و غیب سے فارغ نظر ہے

…میں انجذاب حاصل
کوئی اثبات میں ہے محو کامل
کسکو شربِ رضی و ذوق حاصل
محاضر کوئی اہلِ کشف کامل

…رنگوں میں ہو صبغۃ اللہ
یہ کہتا ہو کہ من احسن من اللہ
کوئی تمکین میں ہو وہ تمکین
نفس میں ہے مراقب کوئی حق بین

کوئی ہو با سدا ر پاس انفاس
کہ سلطانی کو پہونچا ہے یہ پاس

کوئی مصروف ہو ذکر خفی مین
کوئی مشغوف ہو ذکر جلی مین

کسیکا شغل ہو گا نفی و اثبات
تصور شیخ مین ہو کوئی دن رات

کسیکو رابطۂ قلبی ہو ہر دم
کوئی ہو محو مشق ہوش در دم

کوئی خلوت مین ہو در انجمن ہے
کوئی اندر سفر اندر وطن ہے

غرض خدام والا کو یہ ہے حال
نظر مین جنکے عالم ہو گیا پامال

نظر کونین پر بھی گوشۂ چشم
تو سمجھین وہ برابر ذرۂ پشم

جو ہین گے منتہی یا ہین مجذوب
کسی کا حال ہو کب انپہ محجوب

عوام کو بیندی ہے سالک راہ
دو عالم ہے نظر مین کمتر از کاہ

قدم رکھنا سلوک احمدی مین
پہونچنا ہے ظلال سرمدی مین

کسی مین ہو نشستن ہی کہان ہے
فصال ظاہری جسمین نہان ہے

ہو جو داخل طریقہ جس زبان سے
لگے دھونے وہ ہو مین سے زبان

بھڑک اوٹھا شرار شعلۂ دل
لگا دی آگ باطن مین مقابل

ہوئی ضبط فغان کی گرمجوشی
ہوس کر دی لگی شتر فروشی

کیا نالون نے آرشش جگر کی
ملا مرقع مین آئی چشم تر کی

لگا دل آتش الفت سے جلنے
لگے آہ و فغان جھپک نکلنے

ہے اوسکا حال جیسے صاحب دل
علاموں مین ہے خاص اوسکو داخل

سوا ان خادمان خاص کے بھی
جو آئے والی ہین محفل مین اوسکی

وہ یعنی وعظ و درس مثنوی مین
اوٹھین جسمے ہے حظ معنوی مین

علاموں مین نہین ہین گو وہ داخل
کہنچ جاتا ہے خود لیکن او دیگر دل

شعاع پرتو فیضان حق سے
نہین قابو مین دل رہتے سبکے

رجال اذ ذو مما کا دیکھ مصداق
سبہی جان و دل بھی ہوتے ہین مشتاق

یداللہ پر بیعت اونہو نکو
نہین حاصل ہوئی ہے ابتک گو

مگر پرتو سے اوس نور خدا کے
خلیفہ خاص نائب مصطفے کے

اثر باطن مین وہ ہوتا ہے پیدا
کہ آثار اوسکے ہوتے ہین ہویدا

مقامات سلوک اہل حق کا
اودھون مین ہو بہو ہو عکس پیدا

کہ توبہ و شکر و صبر و ورع و تقوے
رجا و خوف و فقر و ماسوا ہا

ہر اک کے ساتھ وہ ہوتے ہین موصوف
بقدر ظرف و استعداد موقوف

محبت غیر حق کی سے دلبر
برابر اونکو ہو جاتی ہے یکسر

نہین رہتا کوئی محروم و مایوس
ہوا ایجا جو آکر قدمبوس

یہ کہدو جو کہ ہے بدبین آئے
سنا ہو جو عیان آ دیکھ جائے

نہین اپنی طرف سے مین ہون قائل
یہ قول حق ہے جو ہے سود لائل

تو اندھا ہے وہ وہ ایمان سے مفرد
بصارت اوسکی بصیرت اوسکی ہے کور

وہ دیکھے کسکو اور سمجھے بھلا کیا
مگر فضل ہو اہل حال اوسکا

غشاوت دلسے اوسکو دور ہو جائے
خدا کے نور سے پر نور ہو جائے

تو آوے اوسکو ایمان مثل جبریل
نہ سمجھے بات سیر قال و قیل

ہے جو جنت و جہی شاد ہو کر
غلام حضرت کا ہو آزاد ہو کر

جناب رحمۃ للعالمین نے
نبی ختم رسالت کی نگین نے

بہت چاہا ابوجہل لعین کو ۔ ابولہب امیر اہل کین کو
کہ راہ راست پر آئیں یہ عمام ۔ ہو جس سے ان پہ حق کا فضل و انعام

ایمان ہوا ان کو نہ حاصل ۔ ہوئے آخر کو دوزخ بیچ داخل
ابوطالب کہ جن کو عار ہے نار ۔ کیا آخر بوقت نزع مختار

ہوا عم رحمۃ للعالمین کو ۔ جناب پاک ختم المرسلین کو
او سید خدمت حضرت جبریل آئے ۔ جناب حق سے لا الہ کو لائے

غرض ہو اس سے مقصود حکایت ۔ ارادت چاہئے ہے سعادت
کہاں ہے طالب صادق ادھر آ ۔ نہ پھر عالم میں تو در در بھٹکتا

ارادت لیکے آ اس آستانہ پر ۔ دو عالم ہو تصدق تیری جا پر
نہ ہرگز و لیکن کچھ انکار لانا ۔ وگرنہ ہوگا دوزخ میں ٹھکانا

آ فہم میں گر تیرے یہ بات ۔ جو کچھ ہیں کہاں بہار ہیہات
جگہ انکار کو دینا نہ دل میں ۔ مثال خر کہیں پھنسنا نہ گل میں

ہو تو پاک جب تک جان تن سے ۔ کبھی واقف نہ ہوگا اس سخن سے
نہ ہو خود خود سے اپنے جب تک ۔ یہ سر ہو منکشف کس طرح تب تک

باتیں ہیں عقول عالیہ کی ۔ حقیقت کیا عقول سافلہ کی
یہاں متوسطہ کے پر ہیں جلتے ۔ ہیں یاں پائے فہم چھالے نکلتے

نظم امواج بحر معانی بطرز جدید و داد سخن دادنی بطرز تمہید

ہیں ای ساقی رندان مے خوار ۔ کہاں تک مستی غفلت میں سرشار
چمن میں نو بہار خرمی ہے ۔ نشاط افزا نوائے ہمدمی ہے

ہے دخت رز گل پیرہن کی ۔ تمنا دل کو ہے سیر چمن کی
نہ گلشن یہ ہے ابر بہاری ۔ مبارکباد جشن بادہ خواری

س انگیز بزم دوستاں ہے ۔ بہار تازہ رنگ بوستاں ہے
نوا ہے عندلیبان جوش پر ہے ۔ نظر رندوں کی ساقی نوش پر ہے

کہاں صحبت یہ بزم احباب ۔ کہاں یہ سیر لطیف و تماشا
غنیمت ہے یہ کیف ساغر و مل ۔ کہاں پھر یہ گلستان اور یہ گل

کہاں نرگس کی یہ ترچھی نگاہیں ۔ کہاں پھر بلبلوں کی یہ ادائیں
کہاں پھر یہ طرز یہ زیب گلشن ۔ کہاں پھر یہ گلوں کو حسن جوبن

کہاں پھر نغمہ مرغان چمن کے ۔ کہاں پھر لطف ایمائے سخن کے
کہاں قسمت میں پھر یہ صحبت یار ۔ پیالے یہ دو لب لب جام دو چار

لوں سے جوش نکلے بہانے ۔ دکھاؤں حسن اعجاز بیاں کے
زمانہ جہل سے تھا ظلمت آباد ۔ نہ تھا جو دیو علم و فہم کی داد

غ علم سے عالم تھا بے نور ۔ فروغ مہر بن بعثت سے مستور
شیوع جہل و بدعت سے جہاں میں ۔ عجب اندھیر تھا ہندوستاں میں

شمس دین احمدی کا ۔ بزیر ابر بدعت مختفی تھا
علوم دینیہ کا تھا جو چرچا ۔ وہ اس حجرہ زبان میں بس گیا تھا

سلف کو نہج تعلیم و تعلم
ضلالت مین خلایق مبتلا تھی
جو اپنا نام کرتے ہین محمد
بظاہر اتباع شرع احمد
جو عالم کے امام و مقتدا ہین
ملک سیرت امام و نائب شاہ
امام شافعیؓ سردار دین کے
انہون سے اور انہو نکے تابعین سے
اطاعت نفس و شیطان کی بچی ہے
جو بیٹی اپنی ہو لیکن زنا سے
نہین ہے جمع مین اختین کے ڈر
عمامہ پر ہے جائز مسح سر کا
نہین ناپاک ہرگز شحم خنزیر
رسول پاک نے سور کی چربی
رسول پاک کا وہ گنبد پاک
ائمہ کا جو ہو کوئی معتقد
نہووے ان عقائد پر جو انسان
جو پھیلا مند کے شہر و قری مین
ہوا جب شوخ آزاد نکے شر کا

ہوئی تھی ظاہر و باطن سب گم
غوایت عام عالم مین بلا تھی
بہتر طائفہ کو ہین مقلد
بباطن دشمن دین محمدؐ
سلف سے تا خلف کو پیشوا ہین
جناب حضرت مالکؓ ملک جاہ
خلیفہ رحمۃ للعالمین کے
عداوت رکھتے ہین اہل دین سے
اطیعوا اللہ لیکن بہ زبان سے
ہے عقد اوس سے روا حکم خدا سے
جو ہر اک کے لیے ہووے جدا گھر
نہین ہے شرط اندازہ سفر کا
نہ بول طفل ہو جسکی غذا شیر
پنیر مختلط مین جو ہو کہائی
ہین جسکے گرد گردان ہفت افلاک
کرو جو خوف قتل اوسکو سجدہ
مباح الدم ہے کافر نا مسلمان
پہنسایا ایک عالم کو بلا مین
بجا ڈنکا ضلالت کی اثر کا

جہان مین جا بجا اونکا شور و شر تھا
خصوصاً طائفہ لا مذہب کا
بظاہر ایک کی تقلید سے عار
ائمہ سے رکہین باطن مین کینہ
چراغ و آفتاب شرع احمد
جناب بوحنیفہؓ فخر عالم
امام احمد حنبلؓ مکرم
جو آگے ہین وہ لامین عمل مین
منی کو پاک کہتے ہین یہ ناپاک
معاذ اللہ دو بہنون سے تزویج
زکوۃ اونمین نہین ہے جو کہ اموال
جو نکلے گہر سے قصر اوسکو روا ہے
خدا نے لحم کی تحریم کی ہے
اور تزویج ہے پھوپی پر بیب
عمارت اوسکی بدعت ناروا ہے
نہ اوسکو قتل مین کچھ خوف و ڈر ہے
غرض یہ فرقہ بدین و بدذات
ہزارون کو کئے بیدین و گمراہ
تو حسب سبق عہد عادۃ اللہ

جہان کو کہو جہالت کا اثر
خلاصہ جملہ فرق ضالہ ک
حقیقت مین بہتر کے گرد تا
بہر البغض و حسد سے انکا سینہ
ہین جابر من حامی ہین محمد
امام و مقتدائی خلق اعظم
جناب حق کو مقبول و معظم
رکہین بدن کو لیکن بغل مین
روا ہے بے تکلف کچھ نہین باک
روا ہے اور جائز اسکی تزویج
سنجاب کیلئے ہووین بہر حال
اگر دو میل یا دو میل جا ہے
نہ اوسکو شحم کی تحریم کی ہے
فبحث امین شرع ہو نہ کچھ عیب
جو بس ہوا انہدام اوسکا بجا ہے
نہ ایذا دہی مین اوسکو خطر ہے
جو ہے وہ صفوان اوصاف کی سات
بنام منیداری کی تھی بدخواہ
کہ حافظ دین کا اپنی خود ہے اللہ

وہ مہر گا آب رنگ نے ہی عرفان
وہ رنگ و بو ہے باغ دو جہان ہے
بہ شان و شوکت کا ہے وہ ماہ
ہے اوس عزت و ثناء غرور شان کو
مقصود ہے وہ معنی ہما کا
وہ خال ہے رو رنگین ہدی ہے
کمال خوبیو نسو گر کو ہمت نہ
سراپا اوسکا جب دلمین آیا
رخ روشن ہے وجہ ذات مطلق
نہ ہی ہے جلوہ حق کا تجلی
ہے حسن اس خیال ہے رو روشن
کسی طاقت ہے عرض مدعا کی
سر مژگان ہے تر رد ہو گے پہلے
وہ رتبہ ہے در رفعت نشان کا
وہ فر اوس ہے وقار مرتبت ہے
مسیحا نام ہے جو اوسکو لرزان
نظر مس پہ کرے تو کیمیا ہو
عجم شور محبت سے سراسر
خود ہے بے اپنی ہے وہ جوش مستی

وہ ہے گلگونہ رخسار یزدان
وہ دین کا نو بہار بوستان ہے
وہ ہے خورشید اوج عزت و جاہ
ہے اوس فخر فخران و آن کو
وہ ہے آئینہ ذات کبریا کا
وہ غازہ عارض صدق و صفا ہے
بنایا اوسکو اک مجموعہ ناد
کہین تشبیہ کو ڈھونڈا نہ پایا
کہ جا کی من آنی قد رای الحق
تبسم پر فدا ہے خندہ گل
ہے اوس جلوہ حق پہ نو افگن
زبان ہو خشک سلطان و گدا کی
جگر پانی ہو خون ہو گے پہلے
زمین پہ جسکی سر ہے آسمان کا
ہے اوس ہے حلم حلم منزلت کو
سخاوت دیکھ کر ہے جسکو حیران
بتہ تکو نام سے نام خدا ہو
بنے زخم جگر آباد محشر
کہ کھوئے ذوق جام خود پرستی

وہ ہے صباغ صبغ صبغۃ اللہ
وہ ہے نقاش نقش معنوی فیض
سما حسن کا شمس الضحی ہے
عیان ہے صورت اوسکی معنی حق
وہ نور آفتاب معرفت ہے
ازل مین حق نے وقت نقش تقسیم
قد زیبا ہے رشک سرو آزاد
ہے جب یا گیسوئی معنبر
جبین یا آفتاب مطلع نور
خیال اوسکا غذا ہے روح اور جان
وہ ہیبت ہے دم عرض لسانی
بجوش شوق باطن کوئی طالب
ظہور رحم و شفقت ہو وے جسدم
عجب شوکت ہے خاک آستانکی
وہ باعث افتخار فخر ہوگا
ہو جسپر یک نگاہ مہر پرور
محبت اوسکا ہو جس دلمین پیدا
نہ بھر خاطر دہا صحبت گل
بنگ بو گل ہو تن آزاد

وہ ہے اقلیم معنی کا شہنشاہ
وہ ہے صورت نگار مانی فیض
وہ برج عشق کا بدر الدجی ہے
نہان معنی مین اوسکے فیض مطلق
کہ عین فیض ذات حق جسکی صفت ہے
صنع خوبیان ہے بخشی اوسکو تقدیم
تجلی مین جسکے طوبی اور شمشاد
نہ دیکھا خواب مین بھی پیچ و تاب
نگہ یا نور چشم شعلہ طور
تصور اوسکا ہے تصدیق ایمان
کہ شیر و نکو جگر ہوتی مین پانی
اگر چاہو کرے عرض مطالب
تو پھر تو زال ستم ہی نہیں کم
کہ صندل ہے جبین آستان کی
وہ موجب اعتبار فخر ہوگا
بنا دے ذرہ کو خورشید انور
غم الفت ہو اوسکے شیدا
نہ بخشی کیف کچھ کیفیت گل
تعلق سے دل فارغ ہونا شاد

ائی عشق میں ... صر صر
وغ مہر ہو طور سینہ
و سرا پا ان ہو راہ بتا نکا
ے باقی نہ دل میں حرص دنیا
ہو داغ مہر وہ سینہ گلخن
ہے سا قیا از مجاہل

پھر ہو گرم اوڑتا خاک سر پر
تجلیات سے پر نور سینہ
ہو چلہ سجدۂ ابرو کمان کا
اوڑ جون رنگ سے وہ عرض تمنا
نہ پھوٹے ہے گرمی رخ سو گلشن
نہیں باقی ہوا ساغر مل

مثال موج ہو جاوہ ذوق میں
ہو راہ شوق میں وہ سو بسا نز
بلندی جبہ سائی سی ہو پیدا
لبونکو خامشی ہوئے دعا میں
خودی و بیخودی کا کچھ نہ ہو ہوش
شراب وصل سے اکثر ہوں مخمور

رہے ہر دم سفر اندر وطن میں
کہ مانند شرر ہو بال پرواز
رسائی نارسائی ہو ہویدا
سنائیں دم کشی اپنی ادا میں
غم دنیا و دین ہو سب فراموش
نہیں محتاج تیر چشم بد دو

بہر سبزی شاخ قلم یا بہاری مدح عقود الجمان بہ عرفان ابو حنیفہ النعمان
تو شگفتگی غنچہائے بیان ہو زیدگی نسیم لطف تنظیم و احسان در گلشن
تقلید برای اعتصام بالکتاب و سنتہ رسول انس و جان

کہاں ہے باقی حسن تغافل
غم و رنج و الم اندوہ حرمان
در میخانہ پہ پہنچا ہو ساقی
ہوس نکلی تمنائے نہان کی
گیا جس باغ میں ویرانہ پایا
کسی گلشن میں رنگ گل نہ دیکھا
کسی محفل میں آیا نہیں کیف
بر نگ بوئے گل ہو کر کے آزاد
بتیں جس نے کہ او پہ دین ایمان

خدا کو واسطی اک ساغر مل
عوض اک جام کے تجھ پر ہو قربان
نہ چھی تمنا کوئی باقی
برائی آرزو سیر جہان کی
جسے پایا وہ بیگانہ پایا
وہ نرگس اور وہ سنبل نہ دیکھا
کسی مجلس میں وہ پایا نہیں کیف
پھر اہر بزم میں عرفان نا شاد م
نیاز و نذر کر تو تجھ مسلمان

بہا لیجے بہا آیا ہوں لیکر
بھرے دامن میں آنسو گوہر اشک
پھرا اطراف عالم میں بہت سا
کہیں لیکن بطفیل جوش وحشت
ملی بستی تو تھی شہر خموشان
جہاں پہنچا ہوں میں بیتابی سے آغوش
نہ وہ گلشن نہ وہ لالہ نہ وہ گل
بیاد دلبر غارت گر ہوش
ہوس خیز شہادت جسکا ورد تھا

متاع درد نقد جان مضطر
متاع جان و دل سرمایہ ننگ
نہ دیکھا تیرا عالم نہ دیکھا
اقامت کی نظر آئی نہ صورت
ملا صحرا تو تھا بد تر ز زندان
وہاں پایا چراغ حسن خاموش
نہ وہ ساقی نہ وہ ساغر نہ وہ دل
جو مشغل شوق رہتا تھا ہم آغوش
تماشا گاہ وہ خوبان جسکا گھر تھا

شہ اقلیم حسن شہرۂ آفاق
بہار گلعذاران حسن جسکا
نگاہِ ناز جسکی قاتل عام
بہارِ حسن پامالِ خزان ہے
ہوا وہ خرمن حسن و نزاکت
کہان اُن حسن رو کے غیرتِ گل
گیا وہ التماس بوسہ خواہی
مگر عرفان رندِ مست و مے خوار
غنیمت کا وہ عصرِ حسن ارشاد
ہوا وہ عارضِ رشکِ تجلی
بہا حسن لبِ خط سے فزون تھی
فزون ہے آب و تابِ عارضِ گل
وہی ہے حسن رو کے غیرتِ گل
وہی ہے التماس بوسہ خواہی
گریبان چاک ہے اب تا بدامان
نظر مین ساقی مہوش بسا ہے
نصیحت حضرت ناصح سے بیزار
کبھی لب سے ملا ہے ساغر مل
ہو مصروف مے خانہ مداح عرفان

اسیر کشور دلہای عشاق
وہ انجمن دلِ اہل نظر تھا
حسینان جمیع عالم کا دلارام
فغانِ بلبلان مہر زبان ہے
ہجوم سور سے تاراج و غارت
کہان وہ بلبلون کا شور اور غل
وہ ترس شکوہ ہائے کم نگاہی
جو ہے سرِ حقیقت سے خبردار
سنا یون حال کے ہے برزبان یاد
نمود خط ہے قرآن محشی
مسیحا کا خضر یان رہنما ہے
ترقی بخش حسن شورِ بلبل
وہی ہے بلبلون کا شور اور غل
وہی ہے ترس شکوہ کم نگاہی
فغان و آہ کو ہین لب پہ احسان
ہر اک توبہ شکن جسکی ادا ہے
ملامت ہے ملامت گر کو ہر بار
ہے لب بر لب غیرت دہ گل
طرب انگیز نغمہ مدح نعمان

عزیز جان عرفان شاہد ناز
حباب موج دریا کی نزاکت
اگرچہ یہ تو آخانۂ راز
گئی وہ آب و تاب چہرۂ گل
ہوا بدلی گلستان جہان کی
گئے ایام وہ رشکِ عدو کے
کہان اب نام ہے بدنامیونکا
گلِ تقریر ہے شاخِ قلم سے
ہنوز شرح بہارِ حسن پر جوش
لبِ رنگین پہ ہے خط نمایان
بہارِ حسن سے خشم خزان عدو ہے
نمایش ہے گلستان جہانکی
مبارکباد ہے رشکِ عدو کی
ہے روشن نام اب بدنامیون سے
ادب آموز ہے پیر خرابات
صلاح و زہد تقوی طاق پر ہے
بغل مین دلبر رشکِ چمن ہے
ہوس نشتر فروش آرزو ہے
ابو یوسف محمد ہین جوابی

ادا و غمزہ و نخوت سبھی ہین ہمساز
سبھی سر و گلستان لطافت
ہوا منت فروش سوز و ساز
نہین گلشن مین جو وہ شور بلبل
نہایت ہے جنکی شور و فغانکی
گئے وہ دن کہ حسرت خم رنو کے
کہان اب کام ہے ناکامیونکا
ہے یون نغمہ سرا حرف رقم سے
ہنوز شرح نرگس ظالم قدح نوش
خضر مین پا لکھا آب حیوان
فغانِ عندلیبان ہے بدستور
ابھی ہے ابتدا شور و فغانکی
بشارت لذت زخم رفو کی
پڑا ہے کام اب ناکامیون سے
ہوائے جام ہے شوق مناجات
عبادت عابدونکی طاق پر ہے
لگا منہ سے صراحی کا دہن ہے
شکست توبہ مین جام و سبو ہے
بصد شان نخوت بے حجابی

…جناب اپنی ہیں یہ دونوں صاحب
ہیں حاضر اور بھی باقی سہ صاحب

…ز تفضل ہو کرم و کاست
کہ فیض متصل پایا زیادت

…ساہو وہی پھر جام و ساقی
نہ رہنے کی تمنا کوئی باقی

…ار کیا دِ گلشن کو بنا دو
بہار آئی ہے ویسی غم مٹا دو

…ب نو عروسان بہاری
کھڑی ہیں مثل سرو جویباری

…انداز کا حسن جوبن ہے
عروج طالع طبع جوان ہے

…ساقی خسرِ عرب و عجم ہو
تو کیون تازہ نہ دورِ جام جم ہو

…خو سے جب نون و القلم ہو
نہ کیون پھر مدح شاہ دین رقم ہو

…عرفان یکسون مسند نشین ہو
سریر آرا ہے مدح شاہ دین ہو

…م حامی دین محمد
امام ناصر شرع محمد

…م قبلۂ دین کعبۂ جان
امامِ جان علم و روح عرفان

…م افتخار دین و ایمان
امام نور چشم لطف یزدان

…م آفتاب شرع احمد
چراغ خانۂ دین محمد

…م قبلۂ اہل دلائل
امام کعبۂ اہل وسائل

…م تاجداران ولایت
امام تاجداران کرامت

…ہو ابنا فارس سے مقرر
بشارت دیتے ہیں ختم پیمبر

…پائیں گے علم وہ بے ہمہ
تو نائل اوسکا وہ نور خدا ہو

…فارس میں ہوا ایسا کوئی مرد
جو علم ظاہر و باطن مین ہو فرد

…تشریف ہے اوسکی مشرف
عرب تعریف ہے اوسکی معرف

ہو ثابت ابر ثابت کی تفضل
رکے دم بھر نہ دور ساغر مل

خمار وصل کا ہے دور آخر
ہمیشہ ہے وہی بزم طرب پھر

وہی گلشن وہی لالہ وہی گل
وہی ساقی وہی ساغر وہی مل

چمن کے تخت پر سلطان گل کا
تجمل ہے تماشا جزو کل کا

تمنائے دلی ہے صورت جام
تقاضا شکل چہرۂ دل آرام

لب معنی پہ آئی بوسہ زن ہے
خرد پھر عہد پیمان شکن ہے

جو ہو حسان کا عرفان خلیفہ
لکھے کیونکر نہ مدح بوحنیفہ

ابو یوسف ہے ہو تعلیم ارشاد
محمد سے عطا تلقین امداد

تعالی اللہ شاہ دین پناہی
امام قرۃ العین الٰہی

امام حافظ دین حنیفی
امام نائب شرع حنیفی

امام باعث فخر دو عالم
امام باعث ایجاد آدم

امام مہبط فیض الٰہی
امام حضرت رحمت پناہی

امام زبدۂ ارباب تحقیق
امام قدوۂ اصحاب تدقیق

امام فیض بخش خلق و عالم
امام ہادی جنات و آدم

عجم کو فخر ہے فخر عرب کا
کہ مولد ہے ارشد عالی نسب کا

کہ وارث علم و دین کا ظاہر و غیب
ہوا اک ابنا فارس سے بلا ریب

نہیں جز بوحنیفہ اسکا مصداق
کہ ہے علم لدنی مین جو طاق

سوا ذات امام سرور دین
سراج اجتہاد و شمس تلقین

حبیب سرور عالم سے جیسا
جناب مرتضیٰ کے حق مین آیا

که باب شهر علم و معرفت هی
امام اعظم کوفی همارے
جناب پاک کے والد کرم
پے تحصیل حرف و برکت شاه
دعا کی بهر علم و فضل و ارشاد
جو آخر علامت کو هین اسرار
جناب نور عرفان عین رحمت
جناب پیشوای اهل تحسین
جناب مسند فیاض برحق
جناب قائل یوحی الینا
جناب معنی ادراک الصبا
جناب مظهر ظاهر و باطن
جناب برزخ معبود و عابد
جناب مرهم دلهای افگار
جناب حل مشکلهای مشکل
جناب گلشن گلهای وحدت
هوے آخر مین جمله انبیا سے
وجود ظاهری مین هین موخر
موخر آنیکا منا نهین اور

یهی اس شاه اولی صفت هے
هین در شهر علوم مرتضی کے
که ثابت نام هوا اونکا معظم
ہے آتو مثل عشاق هوا خواه
اونهونکیوا اخی بهی بهر اولاد
کری کیونکر رقم کلک گهربار
امام انبیا ختم الرسالت
جناب مقتدای اهل تحقیق
جناب شاه جامع ذات مطلق
جناب باعث تجیبی الیها
جناب انصار چشم ابصار
جناب منبع واجب و ممکن
جناب جامع مسجود و ساجد
جناب آستین چشم خونبار
خم و جام و شراب شیشهٔ دل
جناب رنگ و بوی باغ کثرت
مقدم هین سبهی اصفیا سے
کمال باطنی مین سب سے بڑھکر
سوا اسکے ذرا کر فکر تو غور

علی باب مدینه علم حق هے
سن اثنی مین ازتاریخ هجرت
امام پاک کو عهد صبا مین
جناب مرتضی حضرت علی نے
وهی هے نشان اس نور هدی کی
کبهی تو دلمین خوف طعنه زن هے
جناب مقتدای جمله عالم
جناب حضرت یسین و طه
جناب مورد اوحی فاوحی
جناب شرح قرآن سراپا
جناب نور چشم حب ذاتی
جناب معدن سر حقائق
جناب موصل مطلوب طالب
جناب نشتر زخم جدائی
جناب قاب قوسین آلهی
جناب فی المثل حرف مشدد
کلام پاک اسکا مضمون هے
نبوت اور رسالت اونکی سابق
نبوت اور رسالت کے کمالات

که پیغمبر هے اسکا مستحق
امام پاک کی هنگام ولادت
حضور تاجدار انما مین
اخی احمد وصی حق ولی ہے
جو هوا اس تاجدار انما کی
کبهی حفظ ادب جهر و مین ہے
جناب رهنمای جن و آدم
جناب مهبط اسرار اسرے
جناب منشای ادنی فادنی
جناب متن ذات حق مستحی
جناب مظهر سر صفات
جناب مخزن فیض دقائق
جناب موصل مطلوب غا
دوا ہے درد و شادی ادا
جناب سر اشیا کما هی
شهنشاه احد احمد محمد
که نحن الآخرون السابقون
هے سب هی حدیث اسکی مطا
جو هر فرد کو بخشی مین آتا

ب مجبوبہ حضرت کو بلا ہی
ن ظاہر و باطن کی خدی ہے
ین اک حسن ہی مشتمل ہو طاقی
ع صورت جناب مرتضی کر
مجتبی شمس الضحی کے
لات ثلثہ کا تہا جامع
ند القیاس ای قرۃ العین
ی کی کمالات لدنی
م نور چشم مصطفی مین
م انیس جمع عطا مین
م مخزن لطف و وفا مین
م رازدار مصطفی مین
م بحر تسلیم و رضا مین
م مالک ملک قدم مین
م نائب خیر الوری مین
ن رہی ہین جو ہم والے
یقت کی مگر جو بہرہ ور ہے
تفضیل خرابی ہو و لازم ہے
اجمال جسکی تسلی

عیان ہی دیکھو تو شک اسمین کیا ہی
ازل سی تا ابد فیض صمد ہے
ہو عاشق اوس سے جب محبوب کا صدق اتفاق
وصی مصطفی خیر الوری کے
سمی مرتضی بدر الدجی کے
ہوا اسواسطے پہلے نہ طلوع
امام اعظم سلطان دارین
جو تہو سب ظاہر و باطن کی اعینی
امام شمع بزم مرتضی مین
امام دختر جود و سخا مین
امام اکمل سکر و لقا مین
امام تاجدار انما مین
امام مہر توکیل و تقنا مین
امام والی اہل ہمم مین
امام مظہر ذات خدا مین
بڑی ہین فہم خوش فہمی کی لالے
منزہ لوث سے اوسکی نظر ہے
تو کب ہو فضل کلی کا ملازم
کرو تفضیل سے اپنی تشفی

اگر حضرت مقدم سب سے آتے
نظر مین پہلے ہی نقشہ جما تا
تو پھر کہتے حسینان جہان کا نور
جناب بادشاہ ملہاتی کے
خلافت کی تا آخر مین ہی راز
اگر پہلے طلوع یہ شمس ہوتا
صحابہ سے ہوی آخر مین پیدا
امام حق نمای شاہ دین مین
امام ساقی نور الہدی مین
امام اوحد فقر و فنا مین
امام مصدر کان شفا مین
امام جامع خلق و حیا مین
امام سرور عرب و عجم مین
امام مطلع شمس الضحی مین
ہوی ایک ایک اگر جمع ایسی
کسی کو دلمین ہی منظور تفضیل
اگر تشبیہ ہوتی کل فضل
وسائط کو مفضل سے تنقیص
یہان اک سر ہی ای فرزانہ فرزند

پہلا اور انبیا پہر کسکو بہاتی
تو پہر اور نبی کو ن آنکھین لڑاتا
نظر مین اوسکی آنکھ کسی طور
امیر تاجدار انما کے
رکھا حق نے جکم مصلحت پہان
نہ پڑتا نور عالم پر کسی کا
یہی علت ہی ظاہر او ر ہویدا
امام قرۃ العین نقین مین
امام ساقی آل عبا مین
امام معدن صدق و صفا مین
امام منبع علم و ہدی مین
امام مانع سہو و شقا مین
امام سرور نوع و التعلم مین
امام مشرق بدر الدجی مین
کمال انبیا حضرت مین جیسے
کوئی اس طرح سے مین ہی بجا تمثیل
تو کیا لازم ہے ہو سن کل وجہ
ہی لازم مطلقا بی قید و تخصیص
کریگا آگہ تجہ اوس سے خداوند

پڑے وقت عذر حیلہ جو کو
جلائے گرمجوشی شعلہ خو کو

ا کر لب بسینہ سے سینہ
نکالون حسرت طبع حزینہ

جلا او خامہ علاج عرفان
شرارت شوخیان در مدح نعمان

ہان فکر شراب و جام و ساغر
کلام بے حجابانہ مذاقی

عالم فقہ کا اک صاحب بخت
ہزار عابد سے ہے شیطان پہ سخت

فقہ دین مین ہے اصل طاعات
ہمارا جملہ خیرات و عبادات

فقہ ظاہر و باطن کہ جسکی
ستائش سرور عالم سے آئی

امام شافعی صدر امامت
امین و قبلہ اہل کرامات

ے مطلوب ہو وہ فقہ فی الدین
وہ ہو شاگرد شاگردان خلق مین

دون ہین خطبہ حصر و بیان ہے
رقم کیا ہو وے کلک و زبان سے

کتابہ کا جو منظور نظر ہو
جو نور دین اہل صفہ ہو

جناب باعث فخر دو عالم
جناب باعث ایجاد آدم

محبت جسکی ہو حب پیمبر
ہو جسکی بغض بغض عین سرور

کر ذہین فکرت آزمائی
رسائی کا ہو موجب نارسائی

ج قرب کر اللہ کے پاس
ہین اونکو خاص جو ہین اعرف الناس

و عند اللہ وہ سب سے معظم
جو ہووے زمرۂ علما مین اعلم

ہوے مقتدا کیونکر ہمارا
خدا کا لاڈلا احمد کا پیارا

تھے حضرت امام بو حنیفہ
خداوند دو عالم کے خلیفہ

لحد و منکران بے ادب ہے
کرین توبہ بھلا جا ہین جواب ہے

ہوس ایام ہجران کی نکالون
نہ چھوڑون جیب اوس سینہ لگاؤن

لگا کر منہ سے منہ لطف سخن مین
زبان شیرین ہین کی اون مین

کہان مدح امام دینداران
چراغ محفل پرہیزگاران

یہ فرمایا ہمارے رہنما نے
حبیب کبریا خیر الورا نے

ہے جس بندہ پہ حق کا فضل و انعام
اوسے دیتا ہے علم فقہ کا جام

تفقہ ظاہر و باطن سے ہو عام
کہ ہین مرہون منت فضل و اکرام

تمام و کامل و بے نقص و عیب
عطا حق نے کیا تھا انکو جو سب

یہ فرماتے ہین سب مخلوق اوسی جا
تفقہ مین ہین یکسر آل نعمان

فضائل اس امام مقتدا کے
مدائح اس امام مجتبی کے

جو ہو محمود ذات کبریا کا
جو ہو ممدوح ختم الانبیا کا

چراغ امت خیر الورا ہو
فروغ ملت بیضا ضیا ہو

کرین جسکے وجود پاک فخر ہے
ہو جسپر صاحب لولاک فخر ہے

کب اوسکا وصف مقدور بشر ہو
کب اوسکی مدح کی قابل نظر ہو

یہانپر اعتراف عجز و تقصیر
ہوی ہین مدحت شاہ جہانگیر

کرامت ہے نصیب اہل تقوے
وہ اکرم ہے جو ہووے انمین اتقی

ستائش جو ہو اوسکے حق مین آئی
طفیلی اونکی ہے ساری خدائی

ہین اسپر متفق سب علم والے
ہو شک جسکو وہ تاریخ مین دیکھے

علیم و افضل العرفا باللہ
و اتقی الناس اخشاہم من اللہ

امام اعظم غمخوار امت
ہین محمود خدا ممدوح حضرت

پہلا جو قرۃ العین جند اہو / حبیب حضرت خیر الورا ہو
محامد کی نہ اوسکی حصر و حد ہے / فضائل کا نہ احصا ہے نہ عد ہے
نہو اک شمہ اوسکا وصف مرقوم / ادا ہی حق مدحت نہو معلوم
ندا ہی کلک رنگین ہو یہ ہر بار / مناسب ہے ابھی تکرار تکرار

نہ رکھو جو شقی اونسے محبت / ہر کو کہو کہ اوسکو جعفر کی شنا...
جو جاے خامہ مداح عرفان / قیامت تک لکھو ہون مدح ...
مگر جو ذکر شیرین ہے وہ کیف / کہ جسکی ترک سے ہو حسرت حیف...
اعادے ذکر نعمان فصاحا / فان المسک ما کررتہ ...

التقاط بعض نقول جو فروع محامد کے مبانی ہین اور اصول ...

خدارا پہر وہی احسان باقی / رہی ہین کچھ ابھی ارمان باقی
نشہ ہو جس سے وہ دیوانگی کو / دعا دے حضرت فرزانگی کو
صنم کا ہاتھ اپنے ہاتھ مین ہو / قدم احسان عتبات مین ہو
جو ہو ہر بت مانع ہر طرف جو / تمنا مہر کو سب شرف ہو
کبھی نگہو مین زلف عنبرین کو / کبھی جو موں جبین نازنین کو
ادب او کلک مست بادہ ناز / نہو محشر فروش سوز و ساز
تری جادوگری مدحت مین کم ہے / جو یون تشبیب مین تیغ دودم ہے
شدید البغض اتنا نعمان سے جو / تہا منکر دین کے سلطان سے جو
ہوا اوسکو باب مین کیا حکم معبود / جو بد دیکھے گواہی دیوے مردود
کہ ہو خوف و ڈر اوسکو خدا کا / حساب حشر کا کہٹکا نہ اصلا
یہ عادت ہو اوسے رحمت سے تہا ہے / ہوئی نہ دوست وہ فتنہ کو رکھے
یہ فرمایا امام بوذکا نے / وراثت ہر علوم مرتضی نے
کہا مجکو نہین ہے علم اس کا / نہ پوچھا ہے اسی مینو کسی جا

لگا دو لب سے وہ جام مئی ناب / ہوس ہے کام جان تا خشر سیراب
یہ سر اور زانوے آرام جان ہو / نظر جولانگہ ابرو کمان ...
ادب ہے کام یون گستاخیو نکا / تبسم سنکے ہو ظاہر تقاضا...
لبون تک ہے دعا آذی نیا ہے / کہ سر آنکھین اجابت کی ج...
کبھی بکھر نکلی یون اوسکے بلائین / دکھا ہر بہی اپنی ادا تیری...
پہر ابہیا ہے گردش مردن ہے / توہم باز آ تیری اس مسو...
ہوا ابن مقاتل سے یہ منقول / کہ آیا ایک دن اک مرد معقو...
امام شاہ اقلیم ہدی سے / یہ پوچھا تا ... مشکل کشا...
نہو نار جہنم کا اوسے ڈر / نہو امید جنت کی سر آ...
نماز و رکوع و سجدہ ہر بار / پہر ہو وہ اور دایم کہا ...
یہودی اور نصارا کی وہ تصدیق / کرے ہر سب ہو وہ مومن یا کہ زند...
کہ پوچھا مسئلہ یہ تو نے مجہسے / در آنجا لیکہ تو واقف ہو ...
نہو گا کوئی بدتر اوس سے یا شاہ / نہ بہتر اوس سے کوئی او...

تھا ایک شب ہوئی شاہ زمانہ
سوئے اصحاب رسل و یگانہ
کہا کچھ ہو اسکی باب مین کیا
ہے ایسا مرض خیر اللہ کیا

کہا سب نے خدا ہو عالم الغیب
اشھر انا بس ہے یہ مرد بے ریب
یہ مین اوصاف کافر بلا شک
نہ ہو مومن کسی صورت یہ مرد بے شک

تعجب ہم نے کیا شاہ ہدیٰ نے
حبیب فرقہ ابین خدا نے
کہا اصحاب نے وہ شخص ہو صدوق
کہ جسکو ہو دین اوصاف معروف

ہو جب تک اوسیا اللہ سے وہ
ہے جب تک فخر اہل اللہ وہ
کہا سائل ہے مین تجکو بتاؤن
جو اسکا بھید ہے تجکو بتاؤن

نظر اسکا کہے ہر تو جو پایا
ہر امانے نہ صلواتین سنا ہے
کراماً کاتبین کو دی نہ تکلیف
نہ کھو اشنہ بجز توصیف و تعریف

کہا اوسنے بجان و دل ہے منظور
خدا را کہو لئے یہ راز مستور
کہا اوسنے نہین دیکھا خدا کو
نہ ختم المرسلین خیر الورا کو

تو اہل غیب کی دنیا ہے بے ریب
کہ ہین بحق رسول اللہ جو عیب
خدا کی ذات سے عیب ہو پاک
زمین جسنے بنائی اور افلاک

خدا کا ہین شریک اوسکا نہین ہے
ہے مبر اوسکا ختم المرسلین ہے
شہادت کلمہ طیب کی ہے دید
اور اکرتا ہے مومن یہ تقلید

جہنم کا نہین اوسکو خطر ہے
جہنم کر خدا سے اوسکو ڈر ہے
نہین امیدوار باغ جنت
وہ ہے امیدوار رب جنت

نہ شبہات مین ہے وہ خدا سے
کہ اوسپر ظلم ہو رب العلیٰ سے
فقد نقض بفرقان الحمید
وما ربک بظلام العبید

نہین کچھ باک کھاتا وہ مردار
کہ ہے مچھلی و ٹیڑی باک ہو پایا
اگر یزدان عنیہ ہوتا ہے بیباک
کہ ہے رحمت وہ فضل ایزد پاک

محبت رکھتا ہے مال و فتنہ سے
وہ فتنہ جو کہ ہے قول احد سے
یہودی اور نصارا کی وہ تصدیق
بحکم قول حق کرتا ہے تحقیق

اجنبا ہو گیا وہ مرد سنکر
اوٹھا اور پاؤن پر رکھا جبین
سر و پا ہے امام سرور دین
کہا یہ جو مم کر حق ہے یہ تلقین

ہین جب تک آپ حق پر شاہ دیجاہ
نہ تھا مین آپکے رتبہ سے آگاہ
خطا للہ میری عفو کیجے
غلامی مین مجھے باللہ لیجے

درایتہ اخری

روایت ہے محمد سے کہ اکبار
ابو یوسف ہوے شدت سے بیمار
ہزار اصحاب مین سے سب سے افضل
مسائل کے مدار علم اور حل

امام شاہ اقلیم فطانت
گئے اونکے یہان بہر عیادت
مرض نے طول جو کھینچا تو ناچار
گئے شاہ پوچھنے اونکو کئی بار

ہوئی اک مرتبہ شدت زیادہ
ہوے پھر شاہ جو تشریف فرما
تو اونکی دیکھکر وہ حالت زار
مصیبت کی دعا دیتے تھے ہر بار

لیجو اللہ داما الیہ راجعون

ابو یوسف سے پھر ہو کر مخاطب
یہ فرمایا کہ اے میرے مصاحب

تو میرے بعد سبکا مقتدا تھا
مسلمانوں کا مالک پیشوا تھا

مصیبت گر قضا نے یہ دکھائی
کہ تیری موت پہلے مجھسے آئی

تو رکن اک علم کا جاتا رہیگا
نہ ہوگا پھر کوئی تیرا خلیفہ

نہ سمجھا پھر کوئی دن میں برابر
فقیہ و مجتہد ہوگا مقرر

پھر آخر بعد چندے حبیب خدا سے
ہوئی حاصل اونہیں صحت شفا سے

تو آیا نفس میں اعجاب اونکے
ستایش ہو امام شاہ دین کے

ہوئے اپنے مکان پر مجلس آرا
کیا تدریس میں شہرہ کنارا

جھکی اونکی طرف مخلوق یکبار
حقیقت میں وہ سمجھے اسکو سزاوار

جو چھوڑا التزام مجلس شاہ
حضوری میں نہ آتے شاہ کی بیگاہ

تو پوچھا آپنے احوال اونکا
کہ ہیں کس کام میں کرتے ہیں اب کیا

خبر لوگوں نے اونکی جاکے دی
جو کیفیت تھی سب اونکو بتادی

بلایا آپنے اک مرد ذیجاہ
وجیہ و درس علم و دین سے آگاہ

کہا یعقوب کے محفل میں جا تو
یہ اونسے مسئلہ اک پوچھ آ تو

دیے اک شخص نے دھوبی کو کپڑے
مقرر کرکے درہم کو بدلے

کئی دن بعد جو کپڑے کو مانگا
تو دھوبی نے کیا انکار اوسکا

کہو کپڑا نہیں آیا مرے پاس
تجھے کیا ہو گیا شاید کہ وسواس

پھر اک دن بعد اوسکو صاف کر ثوب
گیا تو دیدیا اوسنے اوسی ثوب

دُھلا اوسکو دیا کپڑا وہ لاکر
بس اب اجرت جو ہے اوسکی مقرر

ہوا اوسکا مستحق وہ یا نہیں ہے
بتاؤ جو کہ حکم شرع دین ہے

نہیں ہے اوسکو اجرت چاہیے ہے
تو کہنا حکم یہ بالکل خطا ہے

اگر وہ یہ کہیں اجرت نہیں ہے
تو کہنا حکم یہ ہرگز نہیں ہے

غرض وہ شخص اونکے پاس آیا
یہ اونسے مسئلہ آکرکے پوچھا

ابو یوسف نے فرمایا کہ اوسکو
وہ اجرت چاہیے جو کہہ دیا ہے

کہا اس حکم میں تمنے خطا کی
نہیں ہے شرع کا یہ حکم بھائی

ابو یوسف نے اک ساعت تامل
کیا پھر نفی کی اجرت کی بالکل

کہا استحقاق اجرت کا نہیں ہے
کہا ہرگز نہیں یہ حکم دین ہے

خطا کی تمنے دونوں میں سراسر
نہیں ہے حکم یوں مطلق برادر

ابو یوسف اوٹھے وہانسے اوسیدم
حضور میں لیا آ شاہ کی دم

کہا آتے ہی شہ نے تجکو یعقوب
نہیں لایا یہاں لیکن وہ مطلوب

نہ آیا مسئلہ دھوبی کا تجھسے
بھلا کیونکر ہوا غائب تو مجھسے

بھلا جس شخص کو افتا کا دعوی
ہوا اور وہ درس کا محفل آرا

خدا کے دین میں وہ پیشوا ہو
خود اپنے آپ سبکا مقتدا ہو

جواب شافی اک مسئلہ کا اوسکو
اجابت کر نہ آئے مضطرب ہو

کہا اے قبلہ عالم خدا را
قصور بندہ ہے ہو عفو سارا

ہوا غیبت سے میں بیگانہ خطا کا
حضوری میں نہ آتے گنہگار

ہوا تا سبب مجھے تعلیم کیجے
ادب فہم و ذکا کی داد دیجے

کہا جو غصب سے پہلے ہو دھوبیا
تو اجرت کا ہے استحقاق اوسکا

…دم ہوباوہ مزدوری بغیر ر…
جو صاحب قریب ہی اوسکی اسر
کہ یہ دہونا تو اپنے واسطے ہے
وگر دہوئی ہون کپڑے بعد اوسکے
بہر صورت نہ اوسکو واسطے ہے
تو اجرت چاہیے اوسکو نہ دیوے

…نغمہ انگیزی عندلیب خامہ برگلہای شاخسار گلشن براہین
…قلید و در وجد و حال آوردن عشرت نژادان چمن تائید

…تاے امتحان نارساقی
نہین بہاتی تیری انداز ساقی
پلاتا ہے تو لا پھر کر گلابی
رہین کب تک غنچہ ہو شرابی

…ذاقی نہین اب صحبت عنبر سے
ہے زندان خانقاہ و مسجد و دیر
بسر ہوتی نہین بے ساغر مل
گذرتی ہی نہین بے صحبت گل

…زال ای شب فیض عبادت
دیا منہ سے لگا جام سعادت
برآئی دوستونکی آج امید
کہ چمکا اختر اعجاز تقلید

…ملال تہا ضبط سخن سے
مبدل ہوگیا وہ بانکپن سے
دل وحشی جو تہا وحشت سے مانوس
ہوا محفل طراز ننگ ناموس

…ذوق جام شرح تقلید
اہاہا ہے صفاے نسخہ تسوید
اہاہا مستی گلگون توفیق
اہاہا نشہ مضمون تحقیق

…تا شوق نظم دلربائی
اہاہا جوش طبع بوذکائی
اہاہا ہمت عالی مراتب
اہاہا منت والا مناقب

…ران نوبہار نظم بستان
چہک اے عندلیب کلک عرفان
مبارک یہ بہار جاودان ہو
سدا تو شاخ گل پر نغمہ خوان ہو

…مضمون کی خوشبو سے عالم
مہک جاے خدا تا عرش اعظم
قبولیت کے گلگونہ سے آبا
فزون ہو حسن رخسار بیانکا

…سکی پر سے منظور ہوجاے
جو دیکھے شوق سے مخمور ہوجاے
طلب مین اوسکی ہر پیر و جوان ہو
دلیل اسکی ہر اک کی برزبان ہو

…کھی اسکو سے جا بین کا چو
خدایا اس سے آنکھین اوسکی ہون کور
مگر منظور ہووے جسکو تحقیق
لگا آنکہو نہین اوسکی کحل توفیق

…نکر اسکو ہوے خوشنود و مسرور
گمان و وہم و شک و شبہ سے ہون دور
جسے اس مسئلہ مین کچہہ ہو شبہہ
خدایا اس سے حل ہو اوسکا عقدہ

…لد جو کرے باچشم تحقیق
کرے تقلید حنفی کی وہ تصدیق
نہ تقلید معین کے دلائل
رہین مخفی کسی پر او فضائل

…لد کو ضلالت سے بچاے
کہ بد دہنو نکی پہندے مین نہ آے
خصوصاً جاہل و کم مایہ جسکو
نہ تحقیق مسائل کی خبر ہو

…قیق دلائل سے خبردار
ہو اوسکو ہاتہہ مین یہ مثل تلوار
کہ اسکے حق مین دستور العمل ہو
عدو کی دافع مکر و دغل ہو

کبھی مانے نہ ہرگز قول دشمن
جو ہیں فساق جاہل دشمن دین
غلط ہے اونکا یہ کہنا سراسر

ہے واجب خاص تقلید معین
ہے وہ دین جنکا فسق و بغض اور کین
کتاب اللہ سے ثابت ہے برابر
خدا کی ہے یہ حجت تمپہ سب پر

وجوب اسکا تو ہے قرآن سے ثابت
وہ کہتے ہیں یہ ہے خلاف شرع و دین کے
سنو اے دوستو خالص خدا کے
یہ فرماتا ہے رب قرآن کو اتارنے

مطابق اسکے ہے صد بار دیکھا
کتاب اللہ سے ثابت نہیں ہے
اطیعو جانتا مصطفا

قال اللہ سبحانہ و تعالی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

سنو وہ دین کی جو بات معلوم | وہ انسے پوچھیے ہے جنکو معلوم | ذرا تفصیل سے اسکی دہر کان | ہوتا منکشف تمپر سر قرآن

قال فی التفسیر الکبیر والنیشاپوری الشبہۃ الخامسۃ ان قریشا کانوا یقولون ان اللہ اعلی واجل ان یکون رسولہ بشرا
فاجاب سبحانہ بقولہ وما ارسلنا من قبلک الا رجالا والمراد ان ہذہ عادۃ مستمرۃ من اول زمان الخلق والتکلیف
ثم انہم کانوا مقرین بان الیہود والنصاری اصحاب العلوم والکتب فامرہم اللہ سبحانہ اعنی قریشا بان یرجعوا فی
ہذہ المسئلۃ الیہم لیبینوا لہم ضعف ہذہ الشبہۃ وسقوطہا وذلک قولہ فاسئلوا اہل الذکر انتہی وفی البیضاوی فاسئلوا اہل الذکر
اہل الکتاب او علماء الاجتہاد یعلموکم جواب بقولہ ہل ہذا الا بشر مثلکم فامرہم ان یسئلوا اہل الکتاب عن حال الرسل
المتقدمۃ لیزول عنہم الشبہۃ قال الزمخشری فی الکشاف امرہم ان یستعلموا اہل الذکر وہم اہل الکتاب حتی یعلموہم
ان رسل اللہ الموحی الیہم کانوا بشرا ولم یکونوا ملائکۃ کما اعتقدوا انتہی ـ

ہوئی آیت یہ نازل مشرکین میں
غرض اس سے یہ تہا اونکو انکار
وہ تہی تم کو بشر تحقیق کرو
جنہیں تم جانتے ہو اہل تحقیق

جواب اعتراض اہل کین ہیں
نبوت سے رسول اللہ کو یار
اگر اس مسئلہ میں شک ہے تمکو
انہوں سے کرو اس معنی کی تصدیق
قرآن سے ہے خالی یعنی جسدم

جو کہتے تھے خدا ہے اس سے برتر
جواب اونکو دیا حق نے کہ پہلے
جو اہل علم اور تاریخ دان ہیں
اطیعو اللہ کا یہ مقتضا ہے
تو ہے ظاہر وجوب حکم اوسدم

کہ ہوتے ہیں آدمی اونکے پیمبر
رسول اللہ سے جو انبیا تھے
نصاری اور یہود اہل بان ...
کہ ظاہر امر ایجاب خدا ...

... امام الرازی تحت قولہ تعالی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم قولہ تعالی اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول

...علی ان ظاہر الامر للوجوب من وجہین الی قولہ فثبت ان ہذہ الآیۃ دالۃ علی ان ظاہر الامر للوجوب ولانک
...ضلیل خمتبر فی الشرع انتہی وکذلک قولہ تعالی وماکان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ
...ن امرہم یدل علی ان الامر للوجوب لان اللہ تعالی قد نفی الاختیار عنہم فیجب علیہم الائتمار وکذا قولہ تعالی
...منعک ان لا تسجد اذ امرتک خطابا للابلیس اللعین ای ما بقی لک اختیار بعد ان امرتک فلم ترکت السجود وکذا
...سبحانہ فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبہم فتنۃ او یصیبہم عذاب الیم دال علی ذلک لانہ قد سجل
...علی المخالفین المتارکین لامر اللہ سبحانہ باستحقاق الوعید والوعید لا یکون الا بترک الواجب وفی التفصیل طول
...لنا خوف الاملال ۔

...ض آیات ہین یہ الا... — کہ واجب طاعت حق ہی مقرر
خدا یا اوسکا پیغمبر جو فرماے — ہے بیشک فرض منقد پر بجا لاے

...یہ ہو مخالف پر جو قائم — وہ بستے ہین اس مبحث سے دائم
ہوئی یہ بات اس آیت سے مفہوم — کہ جسکو مسئلہ ہووے نہ معلوم

...ں کسو اسطے واجب ہے اوپر — کہ پوچھے علم والے سے مقرر
وہ کیا علم والا ہو کہ جسکو — معارض اور دلائل کی خبر ہو

...کہ معرفت اوسکو نہ تمام — سمجھتا ہو وہ نسخ و نقض و ابرام
طریقے حکم کو اثبات کے جو — ہین ثابت شرع سے جانتا ہو

...یا ہو وہی اہل نظر ہے — سوا اسکے جو ہو وہ بیخبر ہے
جو ہو ایسا ہی اوسکا مجتہد نام — ہین باقی عاجز و عامی و ناکام

...ب سکو اوپر اوسکی تقلید — نہین جانے کی کچھ تخصیص و تقیید
جو عالم ہو نہ اوس رتبہ کو پہونچا — ہے واجب ہی مقلد ہووے اوسکا

...ین تقلید کو معنی تو پہچان — کہ مانے قول کو بے حجت برہان
کہ ہے بحث دلائل کام اوسکا — مقلد کا نہین ہرگز یہ رتبا

...ل العلامۃ السمہودی فی العقد الفرید التقلید قبول القول بان یعتقد من غیر معرفۃ دلیلہ فاما مع معرفۃ دلیلہ
...لا یکون الا للمجتہد لتوقف معرفۃ الدلیل علی معرفۃ السلامۃ عن المعارض بنا علی وجوب البحث عن المعارض
...معرفۃ السلامۃ عنہ متوقف علی استقراء الادلۃ کلہا ولا یقدر علی ذلک الا المجتہد ومن لم یوجب البحث عن المعارض
...تفی بمجرد معرفۃ الدلیل کمن اجاز التمسک بالعام قبل البحث عن المخصص فلم یکتف بمعرفۃ عن غیر مجتہد اذ لا دو
...رتبۃ غیرہ فی الادلۃ الظنیۃ ودلیل وجوب تقلید غیر المجتہد مجتہدا قولہ تعالی فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

انتہی وقال الشیخ ابن الملا فرخ المکی فی القول السدید ومن لم یکن لہ قدرۃ وجب علیہ اتباع من ارشدہ الی ما کلف
ممن ہو من اہل النظر والاجتہاد والعدالۃ وسقط عن العاجز تکلیفہ بالبحث والنظر لعجزہ لقولہ تعالیٰ لا یکلف اللہ نفسا الا وسع
ولقولہ عزوجل فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون وہی الاصل فی اعتماد التقلید کما اشار الیہ المحقق ابن الہمام انتہی
وقال العلامہ ابن الساعاتی فی نہایۃ الوصول الی علم الاصول المختار ان المحصل بعلم معتبر اذا لم یبلغ رتبۃ الاجتہاد ویلزمہ
وقیل ان تبین لہ صحۃ اجتہادہ بدلیلہ والا لم یجز الجبائی ما لم یکن کالعبادات الخمس فیما لا یقدر علیہ من الاجتہاد
علی التجزی ومطلقاً علی نفیہ وقیل انما یلزم العالم بشرط ان تبین لہ الصحۃ بدلیلہ لنا المجتہدون من الصحابۃ وغیرہم
کانوا یفتون من غیر ابداء المستند ویتبعون من غیر نکیر وشاع وذاع واستدل فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون
وہی تعم فی من لا یعلم وفیما لا یعلم لان الامر المقید بسبب یتکرر بتکررہ ۔

ہوئی جب مطلقاً تقلید واجب	ہو جاہل یا کوئی مولانا صاحب	ہے سب پہ اتباع مجتہد فرض	تو ہے اب خدمت احباب میں عرض
یہاں لازم ہیں دو باتیں انکی تحقیق	حدیث اور آیتوں سے انکی توثیق	ہے اول یہ کہ اجماع محقق	جو ہووے اہل ہے اوسکو تو مطلق
وہ ہیگا حجت شرعی بلاریب	وہ ہے گمراہ جو اسمیں کرے عیب	ہے گرچہ مرتبہ اسکا مؤخر	کتاب اللہ و سنت سے فروتر
	ولیکن حجت شرعی ہے بیشک	وہ ہے مردود جو منکر ہو مردک	

قال اللہ تعالےٰ یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ
والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر واحسن تاویلا قال الامام الفخر الرازی تحت ہذہ الآیۃ اصول
الشریعۃ اربع الکتاب والسنۃ والاجماع والقیاس وہذہ الآیۃ مشتملۃ علی تقریر ہذہ الاصول الاربعۃ بہذہ الترتیب
الی ان قال (المسئلۃ الثانیۃ) اعلم ان قولہ واولی الامر منکم یدل علی ان اجماع الامۃ حجۃ والدلیل علی ذلک ان اللہ
امر بطاعۃ اولی الامر علی سبیل الجزم فی ہذہ الآیۃ الی قولہ المراد بقولہ واولی الامر اہل الحل والعقد من الامۃ وذلک
یوجب القطع بان اجماع الامۃ حجۃ وایضاً افادہ بعد عدۃ اسطار وعندنا ان طاعۃ اہل الاجماع واجبۃ قطعاً لانہ تعالیٰ
اوجب طاعۃ اولی الامر والذین لہم الامر والنہی فی الشرع لیس الا ہذا الصنف من العلماء یعنی الذین یمکنہم استنباط

کام اللّٰہ من نصوص الکتاب والسنة وہولاء ہم المسمون باہل الحل والعقد لان المتکلم الذی لا معرفة لہ
فیة استنباط الاحکام من النصوص لا اعتبار لہ بامرہ ونہیہ وکذلک المفسر والمحدث الذی لا قدرة لہ علی استنبا
حکام من القرآن والحدیث فدل علی ما ذکرنا فلما دلت الآیة علی ان اجماع اولی الامر حجة علمنا ودلالة الآیة علی ان
قد الاجماع لمجرد قول ہذہ الطائفة من العلماء ودلالة الآیة علی ان العامی غیر داخل فیہ فظاہر لانہ من الظاہر
م لیس من اولی الامر انتہی ملخصا وایضا قال فی تفسیرہ تحت قولہ تعالی ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی
ع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا روی ان الشافعی سئل عن آیة فی کتاب اللہ تعالی
ل علی ان الاجماع حجة فقرأ القرآن ثلث مأة مرة حتی وجد ہذہ الآیة وتقریر الاستدلال ان اتباع غیر سبیل
ومنین حرام فوجب ان یکون اتباع سبیل المومنین واجبا الی آخر ما قال وقال العلامة ابو السعود تحت تفسیر ہذہ الآیة
فیہا دلالة علی حجیة الاجماع وحرمة مخالفتہ انتہی

اور قرآن ہی حجت یہ محقق	کہ ہے اجماع حجت اور برحق	جو منکر اسکا ہو ہے دین کا بدخواہ	کہ ہو قرآن کا منکر وہ گمراہ
ین ہے گر یہ شان اہل ایمان	قیاس اجماع ہے جو حکم قرآن	کرے انکار اوسکا گمرہی سے	ہو خارج دین اور شرع نبی سے
ی مین خیر ہے اور بہتر انجام	ہے اسکے ماسوا شیطان کا کام	سبیل المومنین بیشک یہی ہے	جو رہ آئی وری ہو گمرہی ہے
الف اسکی ہو جو مو برابر	وہ ہے اہل جہنم سے مقرر	خدا کے قہر و لعنت مین گرفتار	رسول اللہ کی ہو آوے پھٹکار
ب معلوم ہو دوسری بات	یہ ہے اکثر مصنفان پاک نیات	ہوا اجماع اسپر اہل حق کا	کہ حق ہے چار اماموں کا طریقہ
و لازم اور واجب انکی تقلید	ہر اک انسان پہ ہے قید و تقیید	سوا ان چار کے جو تابعین ہین	صحابہ یا کہ تبع تابعین ہین
ی کا اتباع جائز نہین ہے	یہی بس راہ سنت راہ دین ہے	صراط مستقیم انمین ہے محصور	مخالف اسکا ہے اندھا و بے نور
سب اسکا نہین ہے سوا اور	ذرا کر دیکھین اپنی فکرت و غور	کہ ہے ان چار کے مذہب مین تنقیح	مسائل کی نہایت خوب توضیح
تاب اور سنت اور اجماع جو	ملے احکام دینیہ مین اونکو	انہون نے انمین کی احکام تفصیل	موافق امر حق کے اونکی تکمیل
مقید اور مطلق خاص اور عام	جدا ہر اک کو تھے جو کہ احکام	تباتی اور ہر اک کے شرائط	مقرر کر قواعد اور ضوابط

کئے مدون سب دین کے مسائل
مفصل اور مجمل با دلائل

ہوئے مشہور پھر یہ قاف تا قاف
مقبول اہل حق اور اہل انصاف

ہوئے سب متفق اسپر کہ جسکو
خیال اور راہ سنت کی طلب ہو

طریقہ اتباع شرع دین کا
نہیں ان چار سے خارج اصلا

سو ان چار کے مین مجتہد جو
میسر آئین یہ باتیں نہ اونکو

ہوا متروک نقلاً اور عملاً

کتابوں مین کیا پھر اوسکو تحریر
کہ تا ہو طالبین پر اوسکی تیسیر

لہذا اہل سنت اور جماعت
کہ ہیں وہ پیروان راہ سنت

وہ انکی پیروی مین ہو گئے [illegible]
کہ تا حق کی رضا ہو اوسپہ دائم

مخالف انکا گمراہ و غبی ہے
عدو حق و دشمن دین نبی ہے

لہذا مذہب اونکا اور طریقہ
رہا مسلوک عالم مین [illegible]

ہی اہل علم پر جیسا کہ روشن

قال العلامة المحقق السيد السمهودي وقال المحقق الحنفية الكمال ابن الهمام رح نقل الامام اي الفخر الرازي رحمه الله تعالى
اجماع المحققين على منع العوام من تقليد اعيان الصحابة بل يقلدون من بعدهم الذين سبروا ووضعوا ودونوا
وعلى هذا ما ذكره بعض المتاخرين اي منع تقليد غير الاربعة لانضباط مذاهبهم وتقييد مسائلهم وتخصيص عمومها ولم يدر مثله
في غيرهم لانقراض اتباعهم وهو صحيح انتهى وقال مولانا شاه ولي الله رح في عقد الجيد اعلم ان في الاخذ بهذه المذاهب
الاربعة مصلحة عظيمة وفي الاعراض عنها كلها مفسدة كبيرة ونحن نبين ذلك بوجوه احدها ان الامة قد اجتمعت على
ان يعتمدوا على السلف في معرفة الشريعة فالتابعون اعتمدوا في ذلك على الصحابة وتبع التابعين اعتمدوا على التابعين
وهكذا في كل طبقة اعتمد العلماء على من قبلهم والعقل يدل على حسن ذلك لان الشريعة لا يعرف الا بالنقل والاستنباط
والنقل لا يستقيم الا بان ياخذ كل طبقة عمن قبلها بالاتصال ولا بد في الاستنباط من ان يعرف مذاهب المتقدمين لئلا
يخرج من اقوالهم فيخرق الاجماع ويبني عليها ويستعين في ذلك بمن سبق لان جميع الصناعات كالصرف والطب والشعر
والحدادة والتجارة والصباغة لم يتيسر لاحد الا بملازمة اهلها وغير ذلك نادر بعيد لم يقع وان كان جائزا في العقل واذا تعين
الاعتماد على اقاويل السلف فلا بد من ان يكون اقوالهم التي يعتمد عليها مروية بالاسناد الصحيح او مدونة في كتب مشهورة
وان يكون مخدومة ببيين الراجح من المرجوح من محتملاتها وتخصيص عمومها في بعض المواضع وجمع المختلف فيها وتبيين
علل احكامها والا لم يصح الاعتماد عليها وليس مذهب في هذه الازمنة المتاخرة بهذه الصفة الا هذه المذاهب الاربعة

فی الطحطاوی قال بعض المفسرین فعلیکم یا معشر المومنین باتباع الفرقة الناجیة المسماة باہل السنة والجماعة فان
نصرة اللہ تعالے وتوفیقہ فی موافقتہم وخذلانہ وسخطہ ومقتہ فی مخالفتہم وہذہ الطائفة الناجیة قد اجتمعت الیوم
فی المذاہب الاربعة ہم الحنفیون والمالکیون والشافعیون والحنبلیون ومن کان خارجا من ہذہ المذاہب الاربعة
فی ذلک الزمان فہو من اہل البدعة والنار انتہی وقال الامام ابن الہمام کمال الدین فی تحریر الاصول انعقد الاجماع
علے عدم العمل بالمذاہب المخالفة للائمة الاربعة انتہی۔ وقال صاحب البحر الرائق فی الفن الاول من الاشباہ والنظائر
من خالف الائمة الاربعة فہو مخالف للاجماع وقال القاضی ثناء اللہ فی التفسیرات المظہریة تحت قولہ تعالے ولا یتخذ
بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ فان اہل السنة والجماعة قد افترق بعد قرون الثلثة الاربعة علے اربعة مذاہب ولم
یبق فی فروع المسائل سوی ہذہ المذاہب الاربعة فقد انعقد الاجماع المرکب علے بطلان قول یخالف کلہم وقد قال
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لا یجتمع امتی علی الضلالة وقال اللہ تعالے ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم
وساءت مصیرا۔ انتہی۔ قال العلامة السید السمہودی الشافعی فی العقد الفرید نقل امام الحرمین عن المحققین امتناع
تقلید العوام للصحابة رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین وان کانوا اجل قدرا لارتفاع الثقة بمذاہبہم اذ لم تدون
ولم تحرر بخلاف مذاہب ائمة الذین لہم اتباع وہذا احد قولین حکاہما ابن السبکی فی جمع الجوامع من غیر ترجیح وبہ جزم
ابن الصلاح وزاد انہ لا یقلد التابعین ایضا ولا غیرہم ممن لم یدون مذہبہ وان التقلید متعین للائمة الاربعة
دون غیرہم لان مذاہبہم قد انتشرت حتی ظہر تقیید مطلقہا وتخصیص عمومہا بخلاف غیرہم نعنیہ فتاوی مجردة ولعل لہا
مکملا او مقیدا لو انبسط کلامہ فیہا لظہر خلاف ما یبدو ومنہ فامتناع التقلید اذا لتعذر الوقوف علی حقیقة مذاہبہم

یہ دو باتیں جو تحقیق ہو چکیں جب ور ہیں بہت اسکی نظر میں		تو ہے اب وقت نقل اصل مطلب مگر وسعت نہیں اس مختصر میں		وہ کیا ہے مطلب اصل مسائل لہذا مختصر لکھتا ہوں دو چار	وہ ہیں تقلید خیر ذکر دلائل کہ ہو مشتے نمونہ تنگ خروار

مقدمہ

مگر ہے جاننا اسکا مقدم		جاننا چاہیے کہ وہ مقلد جسپر جمیع مسائل اجتہادیہ میں حکم	کہ حکم عام یہ کرتے نہیں ہم

وجوب تقلید ہے اوسکی کئی قسمین ہین ایک تو وہ کہ ابتدا
اسلام لایا اور ابہی تقلید کسی کی نہین کی دوسرا وہ
کہ تقلید کسی امام کی کی لیکن التزام اور عزم تقلید امام معین
کا جمیع مسائل مین نہین کیا۔ تیسرا وہ کہ اوس نے التزام
تقلید کسی مجتہد کا جمیع مسائل اجتہادیہ مین کر لیا۔
قسم اول وثانی پر ہمکو ثابت کرنا وجوب تقلید امام معین کا
اس محل مین مقصود نہین بوجہ ندرت اور شذوذ کے اگرچہ
اثبات اوسکا بھی بخوبی ساتہہ حدیث اتبعوا السواد الاعظم
فانہ من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجہ کے ظاہر ہے
اسلئے کہ اب طریقہ اکثر سلمے سے مومنین اہل تقلید کا یہی
ہے کہ امام معین کی تقلید جمیع مسائل مین کرتے ہین اور
بلا ضرورت یا بلا ثبوت ضعف ماخذ حکم وقت حصول ملکہ
اجتہاد کی تقلید امام معین کے نہین چہوڑتے۔ پس
نو مسلم اور مسلم غیر ملتزم تقلید پر بجہت وجوب اتباع
سواد اعظم یعنی جماعت کثیر اور جم غفیر صالحین مومنین
کی تقلید امام معین کی واجب ہوئی اور ایسے لوگ بہت
شاذ و نادر کمتر ہین کہ باوجود نہونے قوت اجتہادی کے جس مجتہد کا چاہے کسی مسئلہ مین اتباع کر لین اور جب
چاہے چہوڑ کر دوسرے کا اتباع کر لیتے یہ لوگ بحکم من شذ شذ فی النار کے تارک واجب اور مستحق نار ہونگے
باقی رہے قسم ثالث کہ بیشتر مسلمان بلاد اسلام کے اسی قسم مین داخل ہین انپر حکم وجوب تقلید امام معین

کہ واجب ہو جو تقلید معین
پہ ایسا ملتزم اور غیر ہیگا
مسائل مجتہد فیہا ہون یا غیر
ہے بلکہ ملتزم پر حکم یہ عام
اگرچہ انپہ بھی واجب ہے تعیین
مسائل مجتہد فیہا کی تخصیص
نہین ہے پر بھی علی الاطلاق واجب
ضرورت بلجیہ جس شخص کو ہو
اسی صورت ہے جو اہل بصیرت
حقیقت مین حقیقت سو ضرر وال
نہین واجب مقلد ہو کسیکا
ظہور ضعف ماخذ ہو جو جسپر
ظہور معتبر شرعی مگر ہو
نہین جز مجتہد یہ غیر کا کام
مجتہد ہو چکا یہ امر سدم

توبہ حکم وجوب اسکا
بلا تقلید اور تخصیص اص
ہر سب ہین حکم اسکا عام
ہو خارج غیر اور بادی
بحکم سرور ختم النبیین
ہو اس تعیین واجب ہین تخصیص
ضرورت بلکہ مستغنی ہو صاحب
اجازت غیر مذہب کی ہو
ہو عارف کامل و صاحب طریقت
ہو واصل تابعین شرع مختار
علما التعیین ان جاہ رسو
نہین واجب ہے یہی تعیین او
مراتب سے ادلہ کے خبر
جو عامی کو یہ سودا ہو تو یہ خ
تو کر دین ادلہ کو رقم ہ

کیا جاتا ہے اور اس قسم ثالث پر جو مقصود ہے حکم وجوب تقلید امام معین علی الاطلاق نہین بلکہ مقید ہے ساتھ
عدم وقوع ضرورت ملجیہ معتبرہ شرع کے اور ساتھ عدم ظہور ضعف ماخذ حکم کے ظہور معتبر عند الشرع البتہ وہ لوگ
جو واسطے سہولت کے اوپر نفس کے اور واسطے اجرائے شہوات کے یا بسبب سیکھہ لینے ترجمون بعض احادیث
یا لغت کے بدون حصول فہم اجتہادی کے تقلید مجتہد معین کی چہوڑ دیتے ہین بلکہ اکابرین اور ائمہ مجتہدین پر
طعن کرتے ہین - یہ لوگ بلاشبہ داخل ہین قسم ثالث مین - اور اس حرکت نامناسب مین تارک ہین واجب کے
اور مستحق ہین وعید کے کما سنقرر تک فلا تنس

پہلی دلیل

واجب ہونے تقلید معین کی آیہ کریمہ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون ہے

دوسری دلیل آیہ کریمہ واتبع سبیل من اناب الی ہے

تیسری دلیل آیہ کریمہ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدی ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ہے -

چوتھی دلیل آیہ کریمہ ومن اضل ممن اتبع ہواہ بغیر ہدی من اللہ -

پانچوین دلیل ولا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ہے - ساتھ ضم کرنے حجیت اجماع مسطور کے اور
خلاصہ تقریر یہ ہے کہ جب بحکم اجماع یہ بات ثابت ہوئی

اول یہ کہ حکم فاسئلوا پر
ثواب سے بدم سکلف تجوع عاقل
ہوا اجماع ہے جب آیہ لازم
تو ہوگی لامحالہ اوسپر تعیین
نہو واجب اگر تعیین اوسپر
کہ ہو اوسکا عمل باطل سراسر
کہ یہ مجموعہ اعمال و اطوار
ہو بعض مسئلہ مین اسکا تابع
وضو کا فصد کو ناقض سمجھے
وضو اور وہ نماز اوسکی ہو باطل
اسی صورت سے کی تعیین و تقلید

ہوئی تقلید جب واجب بتقریر
تو جزئی مسئلہ کا ہوگا سائل
کہ ہو وہ ان مذاہب پر وہ قایم
بحکم سرور ختم النبیین
تو لازم آیگا اس سے مقرر
مخالف حکم اجماع کے برابر
مطابق ایک کے ہوگا نہ زنہار
ہو بعضی دوسرے مین اوسکا تابع
پڑھے نہ فاتحہ پیچھے کسیکے
ہوا ہے جو حکم حق سے باطل
اگر اوسکی کیا ان سب کی تقلید

کرنی مخالفت ائمہ اربعہ کی جائز نہین اور جو کوئی عمل کرے
انکے مخالف تو عمل اوسکا باطل ہی اور مردود تو اس سے
معلوم ہوا کہ اہل ذکر اور منیب الی اللہ اور مومنین
صالحین جسنے مسئلہ پوچہنے اور انکے طریقہ پر چلنے کا اللہ
تعالے نے ان آیات مین امر فرمایا ہے ائمہ اربعہ ہین پس
جو شخص کہ اوسکو مایہ اجتہاد تام حاصل نہو اور نہ
لیاقت ترجیح اقوال اور معرفت قوت وضعف ادلہ کے رکہتا ہو
اور نہ کوئی ضرورت شرعیہ اوسکو عارض ہو بلکہ مجرد
اپنی خواہش نفسانی سے بعض مسائل حنفیہ پر عمل کرے
اور بعضے مسائل شافعیہ پر تو بالضرورۃ مجموعہ اعمال
اوس شخص کے ایسے ہونگے کہ جامع ہین بعض
سے کسی پر منطبق نہونگے۔ مثلاً فصد کو ناقض وضو نہ سمجھے
اور بے فاتحہ نماز پڑہے امام کے پیچہے نماز موافق مذہب
امام شافعی کے نہوئے اور وضو بامذہب امام ابو حنیفہ
کے باطل ہوا پس ملت مقررہ اس شخص کا مخالف ہوگا
سب مومنین اہل سنت والجماعۃ کے پس یہ شخص بھی
مخالف ہوا اپنے طریقہ مین ائمہ اربعہ کو اور بھی اختیار کیا
اسنے غیر سبیل مومنین کو اور ترک کیا اتباع سواد اعظم
کو جو بمقتضاے حدیث صحیح اتبعوا السواد الاعظم من شذ

مخالف اہل سنت سے وہ ہوگا
سبیل مومنین سے جا پڑا دور
اگر کرتا نہ تقلید معین
ہوا متروک جب مذہب کا اوس سے
وہ تابع ہوگیا اپنی ہوا کا
ہوا مہجور حق سے کور بے دید
ہوا اس اپنی ملت مین وہ گمراہ
کہ ظاہر ہوگیا اوس پر ہدی جب
جہنم مین جگہ اپنی بنائی
ہوا پہر پیشوا اپنی خلف کا
جو اوسکے ہونگے اس ملت مین تابع
دلیل سارے وسابع ہی مرقوم

خلاف اجماع کے اوسکا طریقہ
سواد اعظم حق سے ہوا دور
نہوتا مبتلا باطل مین وہ
کہ چہوٹا چال و مذہب سب کا اوس سے
جو چہوڑا اس نے تابع کا طریقہ
کیا جو لا علی التعیین تقلید
رسول اللہ کا منکر ہو بدخواہ
ہوا معرض وہ اوس سے جا کر تب
کمائی عمر بہر کی سب گنوائی
کہ چہوڑا راستہ سارے سلف کا
وہ ہونگے ورز مین اوسکو متابع
وجوب اسکا ہی جس سے صاف مفہوم

شذ فی النار کے اتباع اوسکا واجب تہا اور یہی سبب تہا کہ لیا اور التزام ایک مذہب پر چلنے کا تو بعد اس کے چہوڑنیکی کوئی وجہ نہیں اسلئے کا گروہ امام اکے اعتقاد مین افضل ہے تو افضل کو ہوتے ہوئے مفضول کو اختیار کرنا خلاف عقل و نقل و خلاف حکم خدا اور رسول کے ہے اور اگر سب مذہبوں کے اعتقاد مین مساوی ہین تو ترجیح بلا مرجح ہوگی۔

چہٹی دلیل آیہ کریمہ وما اتاکم الرسول فخذوہ و ما نہاکم عنہ فانتہو۔

ساتوین دلیل من یطع الرسول فقد اطاع اللہ۔

پس موافق حکم اس آیت کے جو حکم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ بعینہ حکم ہے اللہ تعالے کا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتباع جم غفیر و مجمع کثیر مومنین صالحین کو ساتہہ حدیث اتبعو السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار کے واجب کیا اور تقلید علی التعیین واسطے غیر مجتہد کے وقت نہ واقع ہونے ضرورت کے طریق مختار ہی جمع کثیر مومنین کا پس اختیار کرنا اسکا واجب اور ترک اسکا حرام ہوگا۔

آٹھوین دلیل آیہ کریمہ واوفو بالعہد ان العہد کان

ب تو ہو وے اہل ایمان
یا رسول ہتفقہ انے
ت مومنین کے تم ہو تابع
ت سے پڑا جو دور جا کر
ت دین مین ہو وے جو اعظم
ب حکم یہ ہووے خدا کا
طرح جائز ہو سکیگو
رلیہ مقبول باری
ان ہدایت کو او جالے
ی کو شتین بے حد و نہایت
کی جا آن مذہب چار اصحاب
شرق سے مغرب تک کوئی شہر
ملک عجم اور ہند سارا
قاف سے تا قاف ایسا
انکے مذہب کے جہانیر
کے جو سواد مذہب ہے بلوز
عظم حق کے ہین مصداق
من تا سمع رقم ہے

بجا لائی سر اور انکہونسی فرمان
حبیب کبریا خیر الورا نے
ہوا و نفس کے مت ہو تابع
جہنم مین لیا اوسنے بنا گہر
ہے اوسکی اقتدا لازم مقدم
اور یہ فرمان شہ ہر دو سرا کا
جو منہ پہیرے امر ہے یہی گروہ
کہ مذہب جنکا ہے عالم مین جاری
کنارہ دور عالم کے پالے
کئی انوارسے عالم منور
وہ ہین دریائے دین کے در نایاب
ہوئی جنمین انکے نور سے بہر
ہے سب مین انکے ملت کا نقارا
جزیرہ شہر اور آباد و قریہ
بہ نسبت غیر مذہب لوگ اکثر
سواد اعظم حق یہی ہے دور
یہی ہین ہر دن ہر ایک ملت کی تریاق
شگوفہ ریز ہوا تہا جب قلم ہے

مسئولا۔

نوین دلیل

والموفون بعہدہم اذا عاہدوا
اسواسطے کہ التزام کرلینا تقلید مجتہد معین کا عہد اور میثاق
ہے اوپر اتباع مجتہد معین کے اور اگرچہ ہمنے تسلیم
کرلیا کہ بالذات تقلید مجتہد معین کی واجب نہ تھی جائز
تھی لیکن جب مقلد نے اس امر مباح پر عہد کرلیا اور
اپنے اوپر اوسکو لازم کرلیا تو پورا کرنا عہد کا واجب ہے
اور ہونا اس التزام کا عہد ظاہر ہے کلام نیشاپوری
سے بیچ تفسیر آیہ کریمہ کے ویندرج فیہ ما یلتزم المکلف
ابتداء من تلقاء نفسہ مما یکون بینہ وبین اللہ تعالے
کالنذر والایمان وبینہ وبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کبیعۃ الرضوان بایعوہ علی السمع والطاعۃ فی
العسر والیسر والمنشط والمکرہ وعلی ان لا یقولوا
علی اللہ الا الحق اینما کانوا ولا یخافون من امر اللہ
لومۃ لائم وبین الناس واجبا کعقود المعاوضات
او مندوبا کالوعد انتہی۔ اور صاحب قاموس فرماتے
ہین العہد الوصیۃ والتقدم الی المرء فی الشیء والموثق
انتہی۔ پس یہ التزام بنابر بیان علماء تفسیر ولغت کے
وعدہ مضبوط جسکو عہد و پیمان کہتے ہین ہوا یعنے

مقلد خاص کا ہو کوئی جو دم
خدا کا حکم اوسپر ہے لازم
نہ چھوڑے عہد جو اوسنے کیا ہے
جو کوئی شافعی یا مالکی ہو
غرض جس مجتہد کی کرے تقلید
جو چھوڑے بین ورا اوسکا مذاہب
محقق جو کہ ہین کرتے ہین تفسیر
غرض تحقیق کا یہ مقتضا ہے
مقلد ہو کے جو تقلید چھوڑے
مخالف قول حق کا ہے وہ بیدین
اگرچہ نام رکھے اپنا عامل
نہیں ہے شرع محمدی نام اسکا
حقیقت مین کلام شرع احمد
دلیل عاشر دی جاوے اعراب
خدا کا حکم ہے قرآن مین عام
فساد و بغض و کینہ سے رہو دور
رسول اللہ کی جسمین اطاعت
رسول اللہ کے جو ہین خلیفہ

تو ہے یہ عہد اور میثاق اوسکا
کہ دائم عہد کا ہووے ملازم
اسی مین خیر عقبی کا بھلا ہے
دیا حنفی ہو یا وہ حنبلی ہو
ہے لازم اوسکو اوپر اوسکی تا
وہ فاسق ہے کہ چھوڑا واجب
ادنہون کی ہے اس جا یہ تقریر
کہ دینک ترک مذہب نار و ا
امام دین حق سے منہ کو موڑ
اور ہے قرآن کی ہے بغض اور کینہ
حدیث اور آیت قرآن کا
کہ ہووے کام مین بس نام
وہ ہے جو نام مین ہو کام
یہ ہے رکھو یاد اے مشتاق مطلب
کہ رکھو رات دن اصلاح
اطیعوا اللہ سے ہو شاد و مسرور
جو اوسمین بس ضرور
امام شافعی اور بو حنیفہ

گیارہوین دلیل آیہ کریمہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم والتقریر ماسبق اولاً

بارہوین دلیل آیہ کریمہ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء اسواسطے کہ التزام کرلینا ایک مذہب کا علامت
اعتقاد حقیت مذہب اور جہالت مجتہد اور لیاقت قبولیت مذہب اوسکے کے اور بعد التزام بلاضرورت شرعیہ
اوسکو ترک کرنا اعراض کا اور عدم اعتقاد حقیت کا اور ظہور نقصان مجتہد کا خصوصاً نظر عوام الناس مین اور
[illegible] کا اور جو امر کہ موجب تنقیص علمائے دین کا اور باعث ہو طعنونکا اوپر ائمہ مجتہدین کے وہ حرام ہے
بسبب [illegible] ان نصوص آیات واحادیث کے جو دال ہین اوپر تعظیم علماء مجتہدین کے جیسے آیہ کریمہ انما یخشی اللہ من
عبادہ العلماء اوپر قرءۃ رفع لفظ اللہ کے اور نصب لفظ علماء کے اس روایت کی تقدیر پر معنی خشیت کی تعظیم
کے ہین یعنی تعظیم فرماتا ہے اللہ تعالے اپنے بندون مین سے علما کی قال الزمخشری فی الکشاف فان قلت فما وجہ
من قرء انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء وہو عمر بن عبد العزیز ویحکی عن ابی حنیفۃ قلت الخشیۃ فی ہذہ القراءۃ
والمعنی انما یجلہم ویعظمہم کما یجل المہیب المخشی من الرجال بین الناس من بین جمیع عبادہ انتہی وقال فی المدارک
وقرء ابو حنیفۃ وعمر بن عبد العزیز وابن سیرین رضی اللہ تعالے عنہم انما یخشی اللہُ من عبادہ العلماءَ والخشیۃ فی معنی
استعارۃ والمعنی انما یعظم اللہ من عبادہ العلماء انتہی۔ پس جب اللہ تعالے اپنے عبادین سے علما کی تعظیم فرماتا ہے
اور علما عبارت ہے فقہا فی الدین سے اور عمدہ اون مین مجتہدین ہین پس بندون کو تنقیص اور توہین او[illegible]
اور وہ امور جو موجبات ہین اسکے حرام ہونگے اسلیئے کہ مفضی الی الحرام حرام ہے حاصل کلام بعد التنقیح
یہ ہے کہ نقل کرنا تقلید مجتہد سے طرف تقلید مجتہد آخر کے بالذات حرام نہین ہے لیکن جب التزام
مقلد نے تقلید واحد کو تو اس زمانہ مین یہ امر حرام ہوگا بسبب افضا کے طرف تنقیص اور تعیب علما کو نظر [illegible]
مین۔ اسلیئے کہ وہ لوگ انتقال سے جو بلاضرورت شرعی اور بلا برہان ہو یہ سمجھتے ہین کہ مذہب [illegible]
مجتہد کے اور مجتہد مین ایسے نقصان ہین کہ مقلد نے باوصف التزام کے اسکو چھوڑ دیا۔

تیرہوین دلیل حدیث شریف صحیح ابن ماجہ کی اتبعوا السواد الاعظم فانہ من شذ شذ فی النار

تقریر بقدمہ

چودہوین دلیل حدیث شریف لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ رواہ اصحاب الصحاح الستۃ وجہ الاستدلال ما مضے فیما مضے ۔

پندرہوین دلیل ستفترق امتی علے ثلث وسبعین فرقۃ کلہم فی النار الا واحدۃ قالوا من ہم یا رسول اللہ قال ما انا علیہ واصحابی یعنی تہتر فرقون مین سے ایک نجات پانیوالا فقط اہل سنت والجماعت کا فرقہ ہے باقی سب دوزخی ہین اور یہ منحصر ہے ایمہ اربعہ مین فی زماننا کما سبق لیس مخالف انکا بدعتی اور اہل ہوا اور خارج اسلام کے حصار سے ہے وہ سوا یہ پندرہ دلیلین آیت اور حدیث سے کیا طالب حق کیواسطے تہوڑی ہین اور جو شخص اسپر بھی نہ مانے اور باوجود مخالفت ان آیات قرآنی واحادیث کے اپنی جان کو محمدی اور عامل بالحدیث کہے اور جانے تو اسکا علاج سوا اسکے نہین ہے آنکس کہ بقرآن وخبر زو نرہی اینست جوابش کہ جوابش ندہی

اب بموید ان آیات اور احادیث کے تہوڑی سی روایات نقل کرتے ہین ۔ علماے محققین اور ثقات معتبرین سے فتاوی تاتارخانیہ مین ہے من ارتحل الی مذہب الشافعی یعزر وحکی ان ابا حفص ابن عبد اللہ ابن ابی حفص الکبیر البخاری ارتحل الی مذہب الشافعی لکثرۃ الشفعویۃ فامر بالتعزیر والنفی عن البلدۃ وفی التتفقیہ سئل عن شفعوی صار حنفیا ثم اراد ان ینتقل الے مذہب الشافعی رح ہل لہ ذلک فقال الثبات علے مذہب ابی حنیفۃ خیر واولی وقال ہذہ الکلمۃ اقرب الی الالفۃ وارفق مما اجاب الامام ابو الحسن الماتریدی عن ہذہ المسئلۃ انہ یعزر ہذا البایس المرتد اشد التعزیر حتی یترک المذہب الردی ویرجع الی المذہب السدید ۔ جواہر الفتاوی مین ہے قال حنفی انتقل الی مذہب الشافعی قال فخر الدین محمود ابن محمد اگر این مراعات است ساقط القول والشہادۃ شود اگر از اہل علم است مبتدع وضال گردد واجب است منع وزجر وے وحکی ان رجلا من اصحاب ابی حنیفۃ خطب الی رجل من اصحاب الحدیث ابنتہ فی عہد ابی بکر الجوزجانی فابی الرجل ان یزوجہ الا ان یترک مذہبہ لمذہب اصحاب الحدیث ففعل خلف الامام ویرفع یدیہ عند الانحطاط ونحو ذلک فاجاب الی ذلک فزوجہ فقال الشیخ فی مجلس العامۃ بعد ما سئل عنہ ہ

احیاء العلوم میں ہے ونصہ لو رای الشافعی شافعیا یشرب النبیذ وینکح بلا ولی ویطاء زوجتہ وہذا فی محل النظر
والاظہران لہ الحسبۃ والانکار اذ لم یذہب احد من المحصلین لے ان المجتہد یجوز لہ ان یعمل بموجب اجتہاد غیرہ
ولا ان الذی ادی اجتہادہ فی التقلید الی شخص رآہ افضل العلماء ان لہ ان یاخذ بمذہب غیرہ فینتقد من المذاہب
اطیبہا عندہ بل علی کل مقلد اتباع مقلدہ فی کل تفصیل فاذا مخالفۃ المقلد متفق علی کونہ منکرا بین المحصلین وہو
عاص بمخالفۃ۔ عارف شعرانی نے میزان میں نقل کیا ہے ذکر الشیخ محی الدین ابن العربی فی الفتوحات المکیۃ
وغیرہ من اہل الکشف ان العبد اذا سلک مقامات القوم متقیدا بمذہب واحد لا یرے غیرہ فلا بد ان ینتہی بہ
ذلک المذہب الی العین التی اخذہ امامہ من اقوالہ فہناک یرے اقوال جمیع الائمۃ تغترف من بحر
واحد فینفک عنہ التقید بمذہب ویحکم بتساوی المذاہب کلہا بالصحۃ بخلاف ما کان یعتقد قبل ذلک
وایضا فان قال قائل کیف یصح من جمہور العلماء ان یفتوا الناس بکل مذہب مع کونہم مقلدین ومن شان
المقلد ان لا یخرج عن قول امامہ فالجواب یحتمل ان یکون احدہم بلغ مقام الاجتہاد المطلق المنتسب الذی لم
یخرج صاحبہ عن قواعد امامہ کمحمد وابی یوسف ومحمد وابن المنذر وابن القاسم واشہب والمزنی وابن سریج فہو لاء
کلہم وان افتوا الناس بما لم یخرجوا عن قواعدہ۔ عقد الجید میں ہے وامرجح عند الفقہاء ان العامی المنتسب لا یجوز
لہ مخالفۃ ولم یکن منتسبا الی مذہب فہل یجوز لہ ان یتخیر ویقلد ای مذہب شاء فیہ خلاف نہر الفایق شرح
کنز الدقائق میں ہے وادعی فی البحر ان المقلد اذا قضی بمذہب غیرہ او بروایۃ ضعیفۃ او بقول ضعیف
نفذ واقوی ما تمسک فی البزازیۃ اذا لم یکن القاضی مجتہدا او قضی بالفتوی علی خلاف مذہبہ نفذ ولیس لغیرہ
نقضہ ولہ نقضہ کذا عن محمد وقال الثانی لہ نقضہ وما فی الفتح یعول علیہ فی المذہب وما فی البزازیۃ محمول
علی روایۃ عنہما اذ قصاری الامرین ہذا منزل منزلۃ الناسی لمذہبہ وقد مر عنہما فی المجتہد انہ لا ینفذ فالمقلد اولی
انتہی نقلا عن الشامی تاتارخانیہ میں ہے ان لم یجد لعمل اجماع من بعدہم وکان فیہ اتفاق بین اصحابنا ابی حنیفہ وابی یوسف
ومحمد رحمہم اللہ تعالی یاخذ بقولہم ولا یسعہ ان یخالفہم برایہ لان الحق لا یعدو منہم انتہی بقدر الحاجۃ

چلنا باد خزان خاتمہ کا گلشن اعجاز پر دورہ شراب تمام
اور کملانا گلہای نظم نسیم کا ستم صرصر اختتامی

نہ ہے ساقی مست تغافل
وہ روزہ زیست میں چھوڑ اگر دے گا
ہی جبتک دم میں دم آئیگے نکرار
نہ کہہ سکا ہو نہ شرم طعنہ زن ہے
تمام عالم گرو گنہگار
مگر امساک وہ دور میں ساقی
حوادث میں ہانگ گر اجل میں
کہانتک نازش صبر و تحمل
کہانتک اشتیاق دلسے ہونگے
شراب ناز کی مستی کہانتک
مبارک ہو کوائی زمان اشتیاق
گمان بہی تہا نہ وہم خاتمہ کا
دلی دلدار کی نازک مزاجی

لبوں پر جان ہے ساغر ملے
تو پہر کیا زندگانی کا مزا ہے
نہ چھوٹیگی شراب و حب یار
نہ خوف پارسایان زمن ہے
ہر اک عصیان عالم کا الہی بار
کہ ہے سامان محفل اتفاقی
جو عہد ات ہے ہمیں طول امل میں
کہانتک بے نیازی تغافل
سدا قسمت ہے کرنا زمن جنگ
خمار نشہ ہستی کہانتک
ہے جام بادہ معمور آفاق
کیا مجبور ہے کہنا کسی کا
ہوئی ممنون وما النفا کی
ہے اوخلوت میں کیف انجمن ہے

کبھی پیمان ہے پیمان شکن سے
کیا گر ترک بزم یار جانی
یہی واعظ و ناصح لڑینگے
بھلا ارشاد ساقی جب سنیوا ہو
کریگی جب دم تشفاعت کا اشارہ
ہے خوب نازمین جرح ستمگار
کہانتک انتظار موسم گل
کہانتک بار احسان الم کا
کہانتک یاد محرومی تقدیر
کہانتک کیف ذوق ہمکلامی
نگاہ شوق جاتی ہے جہانتک
وہی ہے ذوق جام مے بدستور
صلاح وقت ہے حکم ادب ہے
سکوت مدعا مہر دہن ہے

نہ باز آئینگے ہم ر[illegible]
تو پہر لطف ایا[illegible]
بلا ہے انکی ہم خد[illegible]
تو پہر رندوں کو[illegible]
نہ ہو جو مغفرت رحم[illegible]
نصیبے دوستو نکو[illegible]
کہا [illegible] جاں چرا[illegible]
کہانتک حوصلہ[illegible]
ہوئی کیا جلد[illegible]
تمامی پر ہو دو[illegible]
نظر آئی ہمیں جا[illegible]
دل نوازانہ ہے
کہ تمسی ہونکا[illegible]

بفضل حضرت سبحانی این نسخہ لاثانی حسب ایما مولانا محمد عبد الجلیل صاحب امیٹوی کے
عین الاخبار واقع مراداباد بتاریخ ۹ ہ شوال المکرم ۱۳۰۲ ھ طبع گشتہ مطبوع انام شد